درس حدیث
محمداظہرمدنی

سب سے بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے

عن جابر بن عبدالله قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا خطب احمرت عيناه وعلا صوته ...... ويقول اما بعد "فان خير الحديث كتاب الله وخير الهدى هدى محمد صلى الله عليه وسلم وشر الامور محدثاتها وكل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة" (مسلم: کتاب الجمعۃ باب تخفیف الصلاۃ والخطبۃ ۸۶۷)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہوجاتیں اور آواز بلند ہوجاتی۔اور ارشاد فرماتے تھے: امابعد: سب سے بہترین بات اللہ کی کتاب (قرآن مجید) ہے اور سب سے بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ (حدیث) ہے اور سب سے بدترین چیز وہ ہے جسے دین میں ایجاد کرلیا گیا ہو۔ ہرنئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

تشریح: دین اسلام مکمل ہو چکا ہے۔اس میں حذف واضافہ، کمی وزیادتی اور نقص وبڑھوتری کی ادنیٰ بھی گنجائش نہیں ہے۔ بلکہ اگر کسی نے یہ گمان کر لیا کہ دین میں مزید کسی چیز کے اضافہ یا کمی کی ضرورت محسوس ہورہی ہے تو گویا اس کا یہ کہنا ہے کہ رسالت مکمل نہیں ہوئی ہے اور جب رسالت مکمل نہیں ہوئی تو گویا فرمان الٰہی کی مخالفت ہوئی ہے اور اگر فرمان الٰہی کی مخالفت ہوئی تو گویا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیانت کی ہے۔ (نعوذ باللہ) اسی لیے تو حضرت امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: "**من ابتدع فی الاسلام بدعة يراها حسنة فقد زعم ان محمدا خان الرسالة.اقرؤا قول الله تعالیٰ "اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا**" کہ جس نے اسلام میں کوئی بدعت ایجاد کی، پھر یہ گمان کیا کہ اچھائی کا کام ہے تو اس نے گویا یہ دعویٰ کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے رسالت میں خیانت کی ہے۔تم اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھ لو۔" آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کردی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کیا"۔ پھر امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: "**لا يصلح آخر هذه الامة الا بما صلح به اولها، فمالم يكن يومئذ دينا لا يكون اليوم دينا**"۔اس امت کے آخری لوگ بھی اسی چیز کے ساتھ درست ہوسکتے ہیں جس کے ساتھ اس امت کے پہلے لوگ درست ہوئے تھے۔اور جو عمل اس وقت دین نہیں تھا وہ آج بھی دین نہیں ہوسکتا۔

دور حاضر میں دین کی اصل شبیہ کو بگاڑ دیا گیا ہے اور اساسیات سے لے کر جزئیات تک میں ملاوٹ کردی گئی ہے نہ اس کا کوئی انگ صحیح سالم ہے اور نہ کوئی عضو قطع وبرید سے محفوظ ہے۔

مذکورہ بالا حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ امت محمدیہ کے لیے مشعل راہ، کتاب وسنت ہے۔امت جس قدر کتاب وسنت کو لازم پکڑے گی اور اس پر گامزن ہوگی اسی قدر اللہ جل شانہ سے قربت حاصل کرے گی۔انسانوں کے سننے، پڑھنے اور غور وفکر کرنے کے لیے سب سے اچھی چیز اللہ کی کتاب قرآن کریم ہے اور عمل کرنے کے لیے سب سے بڑا نمونہ محمد رسول اللہ ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہے۔اس کے علاوہ جو بھی نئی چیز دین میں پیدا کی جائے وہ بدعت ہے۔لہٰذا اس کو مضبوطی سے تھامے رکھنے میں دین ودنیا کی بھلائی ہے اور جو شخص اپنی کامیابی وکامرانی کے لیے اسے کافی نہیں سمجھتا اور نئے نئے کاموں کو ایجاد کرتا ہے تو یہی بدعت ہے اور ہر بدعت انسان کو گمراہی کی طرف کھینچ کرلاتی ہے اور ہر گمراہی انسان کو جہنم سے قریب کرتی ہے۔اللہ رب العالمین سے دعا ہے کہ امت مسلمہ کو دین کی صحیح سمجھ عطا فرمائے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کرنے اوران کے طریقہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے اور جب تک زندہ رکھے دین خالص پر قائم رکھے۔ وماتوفیقی الاباللہ

☆☆☆

مدیر مسئول

اصغر علی امام مہدی سلفی

مدیر

عبدالقدوس اطہر نقوی

نائب مدیر: مولانا خورشید عالم مدنی مدیر اعزازی: مولانا رضاء اللہ عبدالکریم مدنی

مجلس ادارت

مولانا محفوظ الرحمٰن فیضی مولانا شہاب الدین مدنی ڈاکٹر سعید احمد مدنی
مولانا اسعد اعظمی مولانا طہٰ سعید خالد مدنی مولانا انصار زبیر محمدی

اس شمارے میں

درس حدیث	۲
اداریہ	۳
اولاد کی اخلاقی تربیت	۵
تحیۃ المسجد	۷
تلاوت قرآن کریم: آداب واحکام	۹
گاؤں محلہ میں صباحی ومسائی مکاتب قائم کیجئے (اپیل)	۱۳
خواجہ الطاف حسین حالی کے کلام کی چند جھلکیاں	۱۴
رپورٹ: تیرہواں دس روزہ آل انڈیا ورچول ریفریشر کورس	۱۸
مرکزی جمعیت کی پریس ریلیز	۲۶
جماعتی خبریں	۳۰
اشتہار اہل حدیث منزل	۳۱
تعاون کی اپیل	۳۲

مضمون نگار کی رائے سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے

بدلِ اشتراک

سالانہ ______ ۱۵۰/روپے
فی شمارہ ______ ۷/روپے
پاکستان ______ ۵۰۰/روپے

بلاد عربیہ و دیگر ممالک سے ۳۵ ڈالر یا اس کے مساوی

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

اہل حدیث منزل ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔۱۱۰۰۰۶
ویب سائٹ www.ahlehadees.org
ترجمان ای میل jaridahtarjuman@gmail.com
جمعیت ای میل jamiatahlehadeeshind@hotmail.com

اداریہ

اصغر علی امام مہدی سلفی

قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُم ...

مذہب ایک روحانی ہی نہیں بلکہ ایک مادی اور سماجی وانسانی ضرورت بھی ہے۔ یہ نہ صرف یہ کہ انسان کو اس کے پروردگار اور پالنہار کا حقیقی مطیع وفرمانبردار اور اطاعت شعار بندہ بناتا ہے بلکہ یہ اسے صحیح معنوں میں اچھا باپ، اچھا بیٹا، اچھا شوہر، اچھا بھائی، اچھی ماں، اچھی بیٹی، اچھی بہن ، اچھی بیوی ،اچھا پڑوسی، اچھا شہری اور اچھا انسان بھی بناتا ہے۔جس کی وجہ سے ملک وسماج میں اخوت و بھائی چارہ، الفت ومحبت، امن وشانتی اور ہم آہنگی ورواداری کی بنیادیں مضبوط و مستحکم ہوتی ہیں اور ملک ومعاشرہ تعمیر وترقی کی نئی نئی بلندیوں کو چھوتا جاتا ہے۔لیکن جیسے ہی فرد اور سماج کا رشتہ دین ومذہب سے ٹوٹتا ہے تو پھر زندگی کے ہر شعبے میں تباہی وبربادی، قتل ونہب، استحصال واستغلال، ناانصافی ونابرابری، رشوت وکالا بازاری اور وہ سب برائیاں جنم لے لیتی ہیں جو کہ بدقسمتی سے آج کے معاشرہ کا حصہ بن گئی ہیں۔اس پر مستزاد یہ کہ جو دین دوریوں اور نفرتوں کو مٹانے کے لئے آیا تھا،اب اسی دین کو اکثر اوقات نفرت وعداوت کو بڑھانے اور آپسی بھید بھاؤ کو پھیلانے کے لئے استعمال کیا جارہا ہے۔گویا کہ دین خاکم بدہن، اخوت انسانی کی ہمہ گیری قائم کرنے کے لیے نہیں بلکہ انسانوں کے آپسی ٹکراؤ اور جنگ وجدال کے لئے ہے۔

آج دین سے دوری اور مذہب بیزاری کا یہ نتیجہ ہے کہ ملک وسماج ہی نہیں بلکہ گھر اور خاندان کا سسٹم اور توازن بگڑ رہا ہے۔ صحیح وغلط کی تمیز اٹھتی جارہی ہے۔ ذہنی وفکری آوارگی شباب پر ہے۔ ماں باپ کا بچوں پر سے کنٹرول ختم ہوتا جارہا ہے۔اوران کی ہر طرح کی بے راہ روی کو نام نہاد تعلیم اور جاب کے نام پر برداشت کیا جارہا ہے۔حد تو یہ ہے کہ بین مذاہب شادی کا رجحان بھی تیزی سے پنپ رہا ہے اور مسلم لڑکے اور لڑکیاں غیروں سے اعلانیہ منسوب ہورہے ہیں اور نعوذ باللہ ان کے مابین زن وشو کے ناجائز رشتے قائم ہورہے ہیں جو کہ ایک مہذب اور متدین سماج کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔

چونکہ ملک وسماج میں کسی بھی طرح کی بیداری، بدلاؤ یا اصلاح کی ابتدائی اور بنیادی کڑی فرد ہوتا ہے اس لئے منطقی اور فطری طور پر فرد کی اصلاح کی طرف توجہ مرکوز ہونی ضروری ہے۔فرد کی اصلاح ہوگئی تو رفتہ رفتہ گھر، کنبہ اور قبیلے کی بھی اصلاح ہوجائے گی اور پھر یہ مبارک سلسلہ سماج وملک وملت پر جاکر ہی دم لے گا۔یہی وجہ ہے کہ مذہب اسلام جو کہ دین فطرت ہے اس نے بھی اصلاح

ملک ومعاشرہ کے لیے فرد کی اصلاح کو ضروری قرار دیا ہے اور اس پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ وہ اپنے اہل وعیال اور بال بچوں کی اصلاح اور دینی تعلیم وتربیت کرے۔ فرمایا يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ (التحریم: ٦) ''اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان ہیں اور پتھر جس پر سخت دل مضبوط فرشتے مقرر ہیں جنہیں جو حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم دیا جاتا ہے بجالاتے ہیں۔''

اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ اپنے گھر والوں کی اصلاح اور ان کی دینی واسلامی تعلیم وتربیت ایک ایسا فریضہ ہے کہ جس سے پہلو تہی اخروی ہلاکت ہی نہیں بلکہ سینکڑوں دنیوی مفاسد وبگاڑ اور ذلت وخسران کا پیش خیمہ بن سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول گرامی صلی اللہ علیہ وسلم نے تعمیر معاشرہ کی اس پہلی اینٹ کی طرف خصوصی توجہ مبذول کراتے ہوئے فرمایا کہ بچہ جب سات سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اسے نماز کی تلقین کرو اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں اور ان میں نماز کے تعلق سے تساہل وسستی دیکھو تو ان کی سرزنش کرو (ابوداؤد) علماء نے لکھا ہے کہ بچوں کو اسی نہج پر دیگر احکام دین واخلاق مثلاً روزہ وغیرہ کی تعلیم اور بڑوں کا احترام اور چھوٹوں پر شفقت کی تلقین کی جانی چاہیے تاکہ جب وہ سن شعور کو پہنچیں تو ان کا دینی شعور پختہ ہو جائے۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ ''اپنی اور اپنے گھر کی اصلاح آپ'' کا یہ اہم کام ہم سے نہیں ہو پا رہا ہے اور جب تک ہم اپنی اور اپنے اہل خانہ کی دنیوی ضرورتوں کی تکمیل کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم وتربیت کی طرف بھی توجہ مرکوز نہیں کریں گے اور خود کو اور اپنے اہل وعیال کو دین کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش نہیں کریں گے نئی نسل میں دینی وفکری بے راہ روی جگہ پاتی رہے گی اور تعلیم اور روزگار کے نام پر ان کی عزت وناموس اور جان ومال کا استحصال ہوتا رہے گا۔

آج المیہ یہ ہے کہ سوشل میڈیا میں لوگ دینی وتربیتی پوسٹ ڈال کر مطمئن اور خوش ہو جاتے ہیں کہ ہم نے اصلاح معاشرہ کا فریضہ ادا کر دیا۔ لیکن اصلاح کے بجائے بگاڑ کی رفتار دن بدن بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ کبھی ہم نے اس پر غور کیا؟ وجہ ظاہر ہے کہ ہم خود کو اور اپنے اہل خانہ کو اس دینی وتربیتی پوسٹ سے ماورا سمجھتے ہیں۔ تقریریں دوسروں کے لیے کرتے ہیں۔ مضامین اوروں کے لیے لکھتے ہیں۔ پوسٹ اور ٹوئیٹ اپنے ماسوا کے لیے کرتے ہیں۔ کبھی ان پر خود عمل پیرا ہونے کی کوشش نہیں کرتے اور نہ ہی اپنی آل واولاد کو ان پر کاربند بنانے کی فکر ہوتی ہے۔ پندونصیحت کرنے والے سامعین، ناظرین اور قارئین کو ہی اپنے پندونصیحت کا مخاطب سمجھتے ہیں اور اپنے علاوہ دوسروں کو ہی ان نصیحتوں کا محتاج اور سزاوار گردانتے ہیں جبکہ سننے والے ان نصیحتوں کو قبول کرنے کے بجائے خود ان پر عمل پیرا نہ ہونے کا الزام دھرتے ہیں غرضیکہ ہر کوئی اپنے آپ کو بے قصور اور اصلاح سے بے نیاز اور دوسروں کو قصوروار اور محتاج اصلاح گرداننے پر تلا ہوا ہے۔ اس لیے پریشانیاں گھٹنے کے بجائے دن بدن بڑھتی ہی جا رہی ہیں اور اس طرح قول وعمل کے تضاد کی وجہ سے اللہ کی ناراضگی کے سبب اصلاح معاشرہ کی ساری کوششیں اکارت چلی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَالَا تَفْعَلُوْنَ (الصف: ٢-٣) ''اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں تم جو کرتے نہیں اس کا کہنا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔''

بہرحال چھوٹے موٹے واقعات سے دلبرداشتہ اور مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ابھی بھی وقت ہے کہ ہم اپنی دینی اصلاح وتربیت کے ساتھ ساتھ اپنے بال بچوں کی بھی اصلاح وتربیت کی طرف توجہ مبذول کریں۔ ٹولے محلے کی مساجد میں صباحی ومسائی مکاتب قائم کر کے بچے بچیوں کی تعلیم وتربیت کا اہتمام کریں، ان کو صحابہ وصحابیات اور سلف کے قصے اور واقعات سنائیں، بچیوں کو مخلوط، غیر تربیت یافتہ اور غیر سنجیدہ ماحول کے حوالے نہ کریں، ان کی اٹھک بیٹھک اور آنے جانے کی جگہوں کا خاص خیال رکھیں۔ موبائل فون سے حتی الامکان دور رکھیں۔ وقت پر ان کی شادی کر دیں، شادی کی مروجہ رسموں اور طور طریقوں کا بائیکاٹ کریں۔ نکاح کو آسان بنائیں۔ ان کو بین مذہبی شادی کے مفاسد ومضرات سے آگاہ کریں اور دین وشریعت کے احکام پر پابندی کا ان کو عادی بنائیں۔ ان کو بتائیں کہ ان کی ترقی وعزت اور خوبصورتی لائٹ، ساؤنڈ، کیمرہ، پردۂ سیمیں اور بے پردگی کے مظاہرے میں نہیں ہے بلکہ ان کی حقیقی عزت وترقی حجاب وپردے میں مضمر ہے کہ

بتولے باش و پنہاں شو ازیں عصر
کہ در آغوش شبیرے بگیرے

اپنے لڑکوں کو بھی پاکیزہ زندگی گزارنے اور سلف کا اسوہ اپنانے کی ترغیب دیں۔ اسی طرح ائمہ کرام اور خطبائے عظام مساجد میں بین مذہبی شادی کی خرابیوں کو اپنے خطبوں کا موضوع بنائیں۔ اور دینی تنظیمیں ایسا سسٹم ڈولپ کریں کہ ہر ہر فرد تک علماء ودعاۃ کی رسائی ممکن ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو گفتار کے بجائے کردار کا غازی بنائے۔ آمین ☆☆

اولاد کی اخلاقی تربیت

مولانا خورشید عالم مدنی
پھلواری شریف، پٹنہ

اولاد (بچے ہوں یا بچیاں) اللہ کی عظیم نعمت، عظیم امانت، بڑھاپے کا سہارا ہیں۔ وہ اسلام کا مستقبل، ملک وقوم کا مستقبل، اور والدین کے مستقبل ہیں۔ اس لئے ان کو تعلیم وتربیت، تہذیب وشائستگی سے آراستہ کرنا والدین کی ذمہ داری ہے۔

وہ چاہیں تو ان کی بہترین تربیت اور کردار سازی کر کے ان کے عقائد کو درست، اخلاق کو آراستہ، تہذیب سے پیراستہ کر کے اپنے گھر کے ماحول کو جمیل وجلیل، مطہر ومنور بنا سکتے ہیں۔ ساتھ ہی ایک صالح، پاکیزہ وصحت مند سماج کو معرض وجود میں لانے میں بنیادی کردار ادا کر سکتے ہیں۔ جس سے سماج کے ماحول میں درخشندگی اور فضا میں تابندگی ہوگی، اور جو دین ودنیا کی سرفرازیوں اور سربلندیوں کا امین ہوگا۔

بالخصوص ایسے زمانے میں جب کہ مسلم معاشرہ فتنہ وفساد کی آماجگاہ بن چکا ہے۔ الحاد ودہریت خطرے کے نشان سے اوپر جا رہا ہے۔ ارتداد کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں۔ عظمت واحترام کے رشتے مٹتے جا رہے ہیں۔ ایمان والوں کی اولادیں بے ایمان ہو رہی ہیں۔ گرل فرینڈ اور بوائے فرینڈ کی نئی روش نے کتنے والدین کی نیندیں حرام کر دی ہیں۔ موبائل وانٹرنیٹ کے بیجا استعمال، کوچنگ کے غیر دینی ماحول سے نت نئے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ نوجوان اسلامی تہذیب کے بجائے مغربی تہذیب کے دلدادہ بنتے جا رہے ہیں۔

چراغوں کے بدلے مکاں جل رہے ہیں
نیا ہے زمانہ نئی روشنی ہے
(خمار بارہ بنکوی)

ایسے پرآشوب حالات میں والدین کی ذمہ داریاں زیادہ بڑھ گئی ہیں۔ شفقت پدری اور منصب پدری کا یہ حق ہے کہ وہ اپنی اولاد کو ان چیزوں سے بچانے کی کوشش کریں، جن سے اللہ ناراض ہوتا ہے اور جن سے بچنے کا اس نے حکم دیا ہے۔ اور انہیں ایسے اعمال کا پابند بنائیں، جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور جن سے اس کی رضا وخوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ وہ بچے اچھے اوصاف اختیار کریں، مکارم اخلاق کے پیکر بنیں تاکہ وہ ایمان واعمال اور اخلاق میں اسلام کی ترجمانی کریں۔ اور اپنے باپ کے سچے جانشیں ثابت ہوسکیں۔ خاندان کا نام روشن کرسکیں۔ عزت ووقار کی راہ پر گامزن ہوسکیں۔

یاد رکھیں زمین اچھی ہے، لیکن فصل کی دیکھ ریکھ نہ کی جائے تو فصل خراب ہو جاتی ہے۔ گھر اچھا ہو، لیکن گھر میں دین نہ ہو تو نسل خراب ہو جاتی ہے۔ جس باغ کا مالی نہ ہو اور جس باغ کی نگرانی نہ ہو وہ باغ جلد اجڑ جاتا ہے۔ اس لیے گھر کے سرپرست اپنے بچوں پر کڑی نگاہ رکھیں۔ اور ہمہ وقت اُن کی صالح تربیت، اچھے اخلاق، روحانی ماحول کی فکر پیدا کریں۔

میرے اللہ میری نسلوں کو ذلت سے نکال
ہاتھ پھیلائے مسلمان برا لگتا ہے
(منظر بھوپالی)

بچوں کی اخلاقی تربیت میں والدین کا کردار نہایت اہم ہے۔ اس لئے بچوں کی ابتدا ہی سے اعلیٰ اخلاق کا عادی بنانے کی کوشش کی جائے۔ انہیں سچائی، امانتداری، بہادری، بزرگوں کی عزت، پڑوسیوں سے بہتر سلوک، مہمان کی ضیافت جیسے اعلیٰ اخلاقی اوصاف کا حامل بنایا جائے۔ اور برے اخلاق مثلاً جھوٹ، چوری، گالی گلوچ، نشہ آور چیزوں کے استعمال اور بے راہ روی سے سختی سے بچایا جائے۔ اُن میں مطالعے کی عادت ڈالی جائے۔ انہیں اچھی کتابیں اور رسائل فراہم کئے جائے۔ ان کے لئے ایک ذاتی لائبریری بنائی جائے۔ اُن کے اندر احساس ذمہ داری پیدا کی جائے تاکہ آئندہ ملک وملت اور انسانیت کو ان کی ذات سے فائدہ ہو۔

جس طرح والدین اپنے حقوق کے بارے میں حساس ہوتے ہیں، اسی طرح اپنے فرائض کی ادائیگی میں انجان نہ بنیں۔

بچوں کو اپنی زندگی کے مقصد کا شعور دیا جائے۔ مقصد زندگی کا واضح تصور انہیں دنیا میں اپنا مقام متعین کرنے میں مدد دے گا۔ مستقبل کے لیے بلند عزائم اور ان عزائم کی تکمیل کے لیے بچوں میں شوق ومحنت اور جستجو کے جذبات پیدا کرنے میں والدین کا کردار نہایت اہم ہوتا ہے۔

بچوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے واقف کرانا، اور اسوہ رسول کی پیروی کو جزو ایمان بنانا، اسی طرح سلف صالحین کی زندگیاں مشعل راہ کے طور پر بچوں کے سامنے لانا ضروری ہے۔

وقت کی تنظیم اور قدر والدین خود بھی کریں، اور بچوں کو ابتدا ہی سے وقت کے صحیح استعمال کی عادت ڈالیں۔ وقت کا ضیاع ناقابل تلافی نقصان ہے۔ اس قیمتی دولت کا بہترین استعمال کامیابی کی کلید ہے۔

تربیت اولاد کے تعلق سے رسول گرامی صلی اللہ علیہ وسلم کے قیمتی ہدایات موجود ہیں۔ جن پر عمل کر کے ہم اپنی نسلوں کو زیور اخلاق سے مزین کر سکتے ہیں۔ اور انہیں

لائق و فائق بنا کر صالح معاشرہ کی تشکیل کر سکتے ہیں۔ ذیل میں کچھ ہدایات نبوی اور تربیت کے رہنما اصول قرآنی پیش کرنا چاہتے ہیں۔

1) بچے جب سات سال کے ہوجائیں تو انہیں نمازوں کا حکم دیں اور جب دس سال کے ہوجائیں تو ان کے بستر الگ کردیں۔ "مروا اولادکم بالصلوة وهم أبناء سبع سنين...وفرقوا بينهم في المضاجع" (ابوداؤد:495)

اس حدیث میں بچپن ہی میں نماز پڑھنے اور بستر الگ کرنے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے، تاکہ وہ اللہ کے ساتھ ادب سیکھ لیں اور مخلوق کے درمیان رہن سہن کے طریقے سیکھ لیں۔

2) بچوں کو کھانے کے آداب سکھانا۔ "كنت غلاما في حجر رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت يدي تعيش في الصحفة فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم: يا غلام! سم الله وكل بيمينك وكل مما يليك فما زالت تلك طعمتي بعد" (بخاری، کتاب الاطعمۃ:5376)" میں بچہ تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں تھا اور میرے ہاتھ برتن کے چاروں طرف (کھانے کے دوران) گھوم رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بچے! اللہ کا نام لے کر دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ لہٰذا اس کے بعد میرے کھانے کا طریقہ ہمیشہ یہی رہا"۔

3) اگر گھر میں بچہ بطور مہمان آیا ہوا ہے تو اسے بھی نماز پڑھنے کی تلقین کریں۔ اور نہ پڑھنے پر اس سے باز پرس کرنی چاہیے۔ عن ابن عباس قال: بيت عند خالتي ميمونة فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بعدما امسى فقال: اصلى الغلام؟ قالوا: نعم فاضطجع..." (ابوداود، کتاب الصلاۃ: 1356)" ابن عباس کہتے ہیں کہ میں اپنی خالہ میمونہ کے گھر تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوقت عشاء آئے اور گھر والوں سے کہا: کیا بچے نے نماز پڑھی؟ تو گھر والوں نے کہا: ہاں! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ گئے"۔

4) بچوں کو روزے رکھوانا اور انہیں مساجد لے کر جانا۔ امام بخاری نے باب قائم کیا ہے "باب صوم الصبيان و قال عمر لنشوان في رمضان ويلك و صبياننا صيام فضربه" (بخاری، کتاب الصوم:1960) بچوں کے روزوں کا بیان اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رمضان میں شراب پینے والے (ایک شخص) سے کہا: تو ہلاک ہوا (تو نے رمضان میں شراب پی ہے) ہمارے بچے بھی روزے دار ہیں پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو مارا پیٹا۔ اس کے بعد یہ حدیث لاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عاشورہ کی صبح کو انصار کی بستیوں میں جو گردونواح میں تھیں، یہ پیغام بھیجوایا کہ جس نے روزہ رکھا ہو وہ روزہ برقرار رکھے۔ اور جس نے روزہ نہ رکھا ہو وہ دن کا باقی حصہ بھی اسی حالت میں گزارے۔ ربیع رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اس کے بعد ہم ہمیشہ روزہ رکھتے تھے، اور اپنے بچوں کو بھی روزہ رکھواتے تھے۔ اور انہیں اپنے ساتھ مسجد میں بھی لے جایا کرتے تھے۔ ہم بچوں کو روئی کی گڑیا بنا دیا کرتے تھے۔ جب ان میں سے کوئی کھانے کی وجہ سے روتا تو ہم اس کا دل کے بہلانے کے لیے اسے گڑیا دے دیتے، حتیٰ کہ افطار کا وقت ہوجاتا۔

5) حلال و حرام کا خیال رکھنا: باپ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ حلال و حرام کا پاس و لحاظ رکھیں اور اولاد کو بھی اس کا خوگر بنائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے لاعلمی میں صدقے کی ایک کھجور منہ میں ڈال لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً حلق میں انگلی ڈال کر اسے باہر نکلوا دیا اور فرمایا: نکالو! نکالو! تمہیں نہیں معلوم کہ محمد کے خاندان پر صدقہ حرام ہے۔ (بخاری، کتاب الزکوۃ:1491)

6) ان کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ اپنی اولاد کو دنیا کی رنگینیوں سے، خوش نما ساز و سامان سے بچائیں۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ رضی اللہ عنہ کے گھر آئے لیکن اندر نہیں گئے۔ فرمایا: میں نے فاطمہ کے دروازے پر پردے دیکھے۔ بھلا ہم لوگوں کو آرائش سے کیا مطلب؟ (بخاری، کتاب الھبہ :1183)

7) اپنی اولاد کی صالحیت کے لیے دعا کریں۔ یہی انبیاء کرام کا اسوہ ہے۔ اور اللہ کے نیک بندوں کی خصوصیت ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے اللہ سے دعا مانگی "رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ" (ابراھیم:35) یعنی "میرے رب! اس شہر کو پرامن بنا دے اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بتوں کی عبادت سے بچالے"۔

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ (ابراھیم:40) یعنی "اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز کا پابند بنا دے۔ اے ہمارے رب! اور میری دعاء کو قبول فرمالے"۔

رحمان کے بندے یہ دعاء کرتے ہیں "رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا" (فرقان:74) یعنی "ہمارے رب! ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کو آنکھوں کی ٹھنڈک بنا اور ہمیں پرہیزگاروں کے امام بنا"۔

"رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ" (احقاف:15) یعنی "میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں، جو تو نے مجھے اور میرے ماں باپ کو دیا ہے۔ اور ایسے نیک اعمال کروں جنہیں تو پسند کرتا ہے۔ اور تو میری اولاد کو نیک چلن بنا دے۔ میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔ اور بیشک میں مسلمانوں میں سے ہوں"۔

سلیقہ نہیں مجھ کو رونے کا ورنہ
بڑے کام کا ہے یہ آنکھوں کا پانی

تحية المسجد

مولانا اسعد اعظمی

تحیۃ المسجد ایک اہم سنی نماز ہے جس کی کما حقہ جان کاری بہت سے لوگوں کو نہیں ہے۔ غالبا اس کی وجہ یہ ہے کہ اس پر کم ہی لکھا اور بولا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عامۃ الناس جب کسی کو یہ نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہیں تو حیرت واستعجاب کا اظہار کرتے ہیں۔ اس سے مانوس نہ ہونے کی وجہ سے بہت سے لوگ اس کے تعلق سے مختلف قسم کے سوالات اور اشکالات پیش کرتے ہیں جو اس عمل سے ان کی لاعلمی کو صاف ظاہر کرتے ہیں۔

تحية المسجد کیا ہے؟

تحیۃ المسجد وہ دو رکعت نماز ہے جو مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے سے قبل پڑھی جاتی ہے۔ تحیۃ کا معنی ہوتا ہے سلام یا سلامی، گویا یہ نماز مسجد کی سلامی ہوتی ہے، جس طرح کسی کے پاس جاتے ہیں تو پہلے اس سے سلام کرتے ہیں تو اسی طرح مسجد میں داخل ہونے پر ان دو رکعتوں کے ذریعہ مسجد کو سلام پیش کرتے ہیں۔

حکم: تحیۃ المسجد واجب ہے یا سنت ومستحب؟ اس تعلق سے فقہی مذاہب کا موقف جاننے سے پہلے ان احادیث صحیحہ صریحہ پر ایک نظر ڈالیں جو اس باب میں وارد ہوئی ہیں تاکہ ان احادیث کے الفاظ اور صیغوں کے ذریعہ حکم تک رسائی آسان ہو:

عن أبي قتادة الأنصاري أن رسول الله ﷺ قال:

"إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ المَسجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ"

(بخاری: ۴۴۴، ۱۱۶۳، مسلم: ۷۱۴، ابوداود: ۴۶۷، ترمذی: ۳۱۶، نسائی: ۷۳۰، ابن ماجہ: ۱۰۱۳، دارمی: ۱۴۳۳، موطا مالک: ۴۴۷، احمد: ۲۲۵۲۳) ''جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے۔''

صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ اضافہ ہے، ابوقتادہ کہتے ہیں:

"دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ، قَالَ: فَجَلَسْتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "مَا مَنَعَكَ أَنْ تَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَجْلِسَ؟" قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! رَأَيْتُكَ جَالِسًا وَالنَّاسُ جُلُوسٌ، قَالَ: "فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ" (مسلم: ۷۱۴)

میں مسجد میں داخل ہوا اس وقت اللہ کے رسول ﷺ لوگوں کے بیچ بیٹھے ہوئے تھے تو میں بھی بیٹھ گیا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: تمہیں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھنے سے کس چیز نے روکا تھا؟ میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! میں نے دیکھا کہ آپ بھی بیٹھے ہوئے ہیں اور لوگ بھی بیٹھے ہوئے ہیں (تو میں بیٹھ گیا) آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو جب تک دو رکعت پڑھ نہ لے نہ بیٹھے''۔

امام ترمذی اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"وفي الباب عن جابر وأبي أمامةَ وأبي هريرةَ وأبي ذر وكعبِ بنِ مَالك"

ابوقتادہ کے علاوہ اس حدیث کی روایت ابن ماجہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بسند صحیح آئی ہے۔ (حدیث نمبر: ۱۰۱۲)

حالت خطبہ میں تحیة المسجد:

اگر کوئی شخص جمعہ کے دن اس وقت مسجد میں داخل ہو جب امام خطبہ دے رہا ہو تو بھی اسے دو رکعت پڑھ کر ہی بیٹھنا چاہیے:

عن جابر قال: دَخَلَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ، فَقَالَ: أَصَلَّيْتَ؟ قَالَ لَا، قَالَ: "فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ"

(بخاری: ۹۳۱، مسلم: ۸۷۵، ابو داود: ۱۱۱۵، ترمذی: ۵۱۰، نسائی: ۱۴۰۰، ابن ماجہ: ۱۱۱۲، دارمی: ۱۵۹۶، احمد: ۱۴۱۷۱)

احادیث مذکورہ کے الفاظ "فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ" میں امر کا صیغہ ہے، اور امر وجوب کے لیے ہوتا ہے۔ اسی طرح "فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ" میں نہی کا صیغہ ہے جو حرمت پر دلالت کرتا ہے۔ اور یہ حکم اس قدر تاکیدی ہے کہ خطبہ جمعہ کے دوران مسجد میں داخل ہونے والے کو بھی تحیۃ المسجد پڑھے بغیر بیٹھنے سے منع کیا گیا ہے حالاں کہ اس کو جمعہ کا خطبہ سننا ہے، بلکہ اسے بیٹھنے کے بعد بھی اللہ کے رسول نے حکم دیا کہ اٹھ کر تحیۃ المسجد پڑھے۔

ان تمام تاکیدات کے بعد مذاہب فقہیہ میں اسے سنت یا مستحب کا ہی درجہ دیا گیا ہے اور اس کے لیے اپنے اپنے طور پر دلیلیں دی گئی ہیں جن کی تفصیل طول طویل ہے۔ شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''وجوب کا قول بلاشبہ قوی ہے اور اس کے قائلین پر اعتراض نہیں کیا جاسکتا''۔ اس کے بعد وجوب کے دلائل ذکر کیے ہیں۔ پھر عدم وجوب کے قائلین کے دلائل پیش کر کے ان کے ضعف کو بتلایا۔ لیکن آخر میں کہا

ہے کہ ''میں تحیۃ المسجد کے وجوب ہی کا قائل تھا لیکن بعد میں عدم وجوب کا قول میرے نزدیک راجح ٹھہرا، اس کے باوجود اگر کوئی وجوب کا قائل ہے تو ہم اس کو برا بھلا نہیں کہتے نہ اس پر اعتراض کرتے ہیں۔''(Islalmway.net)

مختصر یہ کہ عدم وجوب کے قائلین بھی اسے سنت مؤکدہ مانتے ہیں، بہر حال واجب اور سنت کی اس بحث میں پڑے بغیر اس تاکیدی حکم پر عمل اور عمل کی ترغیب کی ضرورت ہے۔ احیائے سنت، فروغ حدیث اور عمل بالحدیث جس جماعت کا امتیاز ہے اس جماعت کے افراد کو اس جانب خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جمعہ کے خطبوں میں اور مساجد و مدارس کے دروس میں، اسی طرح دیگر دعوتی و تعلیمی نشستوں میں اس کا بیان ہونا چاہیے، ساتھ ہی عمل کے ذریعہ اسے فروغ دینے کی کوشش کرنی چاہیے۔

واضح رہے کہ راجح قول کے مطابق ان اوقات میں بھی تحیۃ المسجد پڑھی جائے گی جن اوقات میں نوافل پڑھنا مکروہ ہے۔

مساجد میں عیدین کی نماز اور تحیۃ المسجد: سال رواں میں اور اسی طرح گذشتہ سال بھی کورونا وائرس اور لاک ڈاؤن کی وجہ سے عیدین کی نماز بالعموم مساجد میں ہی ادا کی گئی، عیدگاہوں میں حسب معمول یہ نماز نہیں ادا کی جاسکی۔ اس موقع پر بہت سے خطباء ودعاۃ نے تقریری وتحریری طور پر وضاحت فرمائی کہ مسجد میں عیدین کی نماز ادا کرنے کی صورت میں مسجد میں داخل ہونے اور عید کی نماز ادا کرنے سے قبل بیٹھنے کی نوبت آئے تو تحیۃ المسجد پڑھ کر بیٹھا جائے گا، جیسا کہ مذکورہ بالا حدیثوں سے یہ حکم ثابت شدہ ہے۔ الحمد للہ اس پیغام کے عام ہونے پر بہت سے لوگوں نے اس سنت پر عمل کرنے کی سعادت حاصل کی۔ لیکن افسوس کی بات ہے کہ بعض اہل علم نے اس کے برعکس تبلیغ کی جس کی وجہ سے عوام تذبذب کا شکار ہوگئی۔ حالاں کہ یہ کوئی نزاعی مسئلہ نہیں تھا لیکن اسے نزاعی بنادیا گیا۔ اس سلسلے میں کچھ عرض کیا جائے تو ''چھوٹا منھ بڑی بات'' والا معاملہ ہوگا، اس لیے اپنی طرف سے کچھ نہ کہہ کر میں کچھ مشہور ومعتبر علماء کے اقوال وفتاوی نقل کردینا مناسب سمجھتا ہوں۔

(۱) شیخ ابن باز رحمہ اللہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

''عیدین کی نماز جب مسجد میں پڑھی جائے تو عیدین کے لیے آنے والے کو تحیۃ المسجد پڑھنا مشروع ہے اگر چہ ممنوعہ اوقات ہی میں کیوں نہ ہو، کیوں کہ یہ سبھی نماز ہے، اور اللہ کے رسول ﷺ کا یہ قول عام ہے کہ "إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ" یعنی جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو دو رکعت نماز پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔ البتہ اگر عید کی نماز عیدگاہ میں پڑھی جائے تو اس سے پہلے کوئی نماز پڑھنا مشروع نہیں ہے....'' (مجموع فتاوی الشیخ ابن باز: ۱۳/۱۵)
fatawapedia.com

(۲) اسی نوعیت کا جواب شیخ عبد اللہ بن جبرین سے بھی منقول ہے۔ (ملاحظہ ہو فتاوی ابن جبرین ibn-jebreen.com)

(۳) شیخ صالح الفوزان کا بھی یہی فتوی ہے۔ (لقاء مفتوح بالطائف: ۱۴۳۴/۸/۱۲ھ، شبکۃ الأثري)

(۴) فتاوی اصحاب الحدیث (حافظ عبد الستار الحماد) ج۲،ص:۱۳۲ میں ہے: ''ہاں اگر کسی عذر کی بنا پر مسجد میں نماز عید پڑھی جائے تو وہاں تحیۃ المسجد پڑھے جاسکتے ہیں۔''

(۵) فتاوی ثنائیہ مدنیہ (حافظ ثناء اللہ مدنی بن عیسیٰ خاں) ج۳،ص:۶۵۷ میں ہے: ''جواب: نماز عید اگر مسجد میں پڑھی جائے تو عموم حدیث کے پیش نظر ''تحیۃ المسجد'' پڑھنی چاہیے۔''

(۶) نعمۃ المنان مجموع فتاوی الدکتور فضل الرحمٰن (جامعہ محمدیہ مالیگاؤں) ج:۲،ص:۳۸۰، سوال نمبر(۵۰۰) میں ہے:

سوال: اس سال بارش کی وجہ سے عید کی نماز لگتا ہے کہ مسجد میں ادا کرنی پڑے گی تو مسجد میں آنے والے کیا تحیۃ المسجد پڑھیں گے یا نہیں؟ کیوں کہ نماز عید سے پہلے کوئی نماز نہیں ہے؟

جواب: مسجد میں آنے والے تحیۃ المسجد کی نیت سے دو رکعت پڑھ سکتے ہیں، اس لیے کہ حدیث ہے:

"إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ" (صحیح البخاری:۲/۶۰۷[۱۱۶۷])

جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو دو رکعتیں پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔

اس کو عید کی سنت سمجھ کر نہ پڑھیں گے، کیوں کہ اس کا ثبوت نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ نماز عید سے قبل عیدگاہ میں کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے۔ انتہی۔

خلاصہ کلام: ۱- مسجد میں آنے کے بعد بیٹھنے سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنے کا تاکیدی حکم ہے۔

۲- خطبہ جمعہ کے دوران آنے والے کو بھی تحیۃ المسجد پڑھ کر ہی بیٹھنا چاہیے۔

۳- اوقات مکروہہ میں بھی تحیۃ المسجد پڑھی جاسکتی ہے۔

۴- اگر کسی وجہ سے عید کی نماز مسجد میں پڑھنا ہو اور نماز کے لیے مسجد میں جانے کے بعد نماز سے پہلے بیٹھنے کی نوبت ہو تو تحیۃ المسجد پڑھ کر ہی بیٹھیں گے۔

۵- عید کی نماز کے موقع سے تحیۃ المسجد کے طور پر پڑھی جانے والی نماز کا تعلق عید کی نماز سے نہیں بلکہ مسجد سے ہے۔

اللہ تعالی ہمیں سنت سے محبت اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆

تلاوت قرآن کریم: آداب واحکام

مولانا آصف تنویر تیمی

قرآن کریم کا رمضان سے بڑا گہرا تعلق ہے۔اسی ماہ رمضان کے عشرۂ اخیر کی طاق راتوں میں اللہ تعالی نے قرآن مجید کو نازل فرمایا۔اللہ تعالی نے فرمایا:''ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جولوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں'' (البقرہ: 185)۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیگر مہینوں کے بالمقابل اس ماہ میں قرآن کی تلاوت کا زیادہ اہتمام کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک باحیات رہے جبریل علیہ السلام کے ساتھ قرآن کو دہراتے رہے۔ بلکہ جس سال آپ کی وفات ہوئی اس سال دو مرتبہ قرآن کا مراجعہ کیا۔آپ نے صحابہ کے ساتھ قیام اللیل کیا تا کہ زیادہ سے زیادہ قرآن مجید کی تلاوت کی جاسکے،اس وقت سے آج تک قیام اللیل کی سنت باقی ہے اور دنیا کے سارے مسلمان رمضان کی راتوں میں اس کا اہتمام تراویح کے نام سے کرتے ہیں۔جس کی فضیلت سے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''جس نے ایمان اور اجر وثواب کی امید کے ساتھ رمضان کا قیام کیا اس کے پچھلے سارے گناہ بخش دیے جاتے ہیں''۔(صحیح بخاری)

ایک بندہ مومن جس طرح رمضان میں تلاوت قرآن کا اہتمام کرتا ہے اسی طرح سال کے دیگر اوقات میں بھی اپنے آپ کو قرآن کی تلاوت میں مگن رکھتا ہے۔ نماز ہو یا غیر نماز اس کی زبان اللہ کے کلام سے تر رہتی ہے۔اور یہ اللہ کی کتاب کا بھی ہم پر حق ہے کہ ہم ہمیشہ اس کی تلاوت کرتے رہیں۔اس لئے کہ اس کی تلاوت سے ہمارے دل پر جمے گناہ دھل جاتے ہیں،ایمان ویقین کی چادر چڑھ جاتی ہے اور عمل صالح کی محبت دل میں جاگزیں ہوجاتی ہے۔

اگر ہم اللہ تعالی کا تقرب چاہتے ہیں تو ہمیں قرآن کریم کی تلاوت کو لازم پکڑنا چاہیے۔اس کے معانی ومفاہیم پر غور کرنا چاہیے۔اس لئے کہ قرآن کریم کے علاوہ کوئی دوسری چیز نہیں جو بندے کو رب سے زیادہ قریب کرسکے۔ساتھ ہی ذہن میں رہے کہ تلاوت قرآن اللہ کی عبادتوں میں سے ایک اہم ترین عبادت بھی ہے۔اور ہر عبادت کے کچھ خاص تقاضے ہوتے ہیں جن کو بروئے کار لانا ضروری ہوتا ہے۔چنانچہ تلاوت قرآن کے بھی چند آداب واحکام ہیں جن کو جاننا اور عمل کرنا ہمارے لئے ضروری ہے تا کہ ہم اللہ رب العزت کے اجر عظیم کے حق دار بن سکیں،خاص طور سے اس مبارک ماہ میں جس میں ہر نیکی کا اجر کئی گنا ہوجاتا ہے۔

ذیل میں تلاوت قرآن کریم کے چند آداب قلمبند کئے جاتے ہیں:

1-اخلاص نیت: قرآن پڑھنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ مخلص ہو،اس کی نیت درست ہو۔تلاوت کے پیچھے سوائے اجر وثواب کے کوئی دنیاوی غرض نہ ہو اور دین داری کا مظاہرہ نہ ہو۔اللہ تعالی نے فرمایا:''یقیناً ہم نے اس کتاب کو آپ کی طرف حق کے ساتھ نازل فرمایا ہے پس آپ اللہ ہی کی عبادت کریں،اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے۔خبردار اللہ تعالی ہی کے لئے خالص عبادت کرنا ہے''(الزمر:۲-۳)۔امام نووی رحمہ اللہ قرآن پڑھنے کے آداب سے متعلق لکھتے ہیں:''قرآن پڑھنے کا مقصد دنیاوی مال واسباب،اثر ورسوخ،معاصرین پر سبقت، لوگوں کی تعریف وتوصیف اور لوگوں کی توجہ کو اپنی طرف پھیرنا ہرگز نہیں ہونا چاہیے''(التبیان فی آداب حملۃ القرآن،ص۱۸-۱۹)۔

2-قرآن پر عمل: آج کا سب سے بڑا المیہ قرآنی احکام پر عمل نہ کرنا ہے۔قرآن کی تلاوت رمضان اور غیر رمضان میں تو کرلیتے ہیں،لیکن قرآن کے نزول کا جو اصلی مقصد عمل ہے اس کو ہم اپنی زندگی میں نہیں اتار پاتے۔قرآن پڑھنے کا اثر ہماری عملی زندگی پر بھی ہونا چاہیے۔قرآن نے جن امور کو حلال قرار دیا ہے ہم ان کو ہم حلال سمجھیں،جن امور کو حرام ٹھہرایا ہے ہم ان کو حرام گردانیں،منہیات سے رک جائیں اور اوامر کی بجا آوری کریں۔محکم (واضح) آیتوں پر عمل کریں متشابہات پر ایمان رکھیں اور قرآن کریم میں جو حدود وقیود بتائے گئے ہیں ہم اس کی پاسداری کریں۔

احادیث میں ان لوگوں کے تئیں شدید وعید آئی ہے جو قرآن کریم پر عمل نہیں کرتے۔سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب والی طویل حدیث کو بیان کیا ہے،جس میں اس شخص کے انجام بد کو بیان کیا گیا ہے جس کو اللہ نے قرآن کا علم عطا کیا،رات میں سویا اور صبح اس پر عمل نہیں کیا،ایسے شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ اس کا سر کچلا جارہا ہے۔واضح رہے کہ نبیوں کا خواب سچا ہوتا ہے۔(تفصیل کے لئے ملاحظہ کریں: صحیح بخاری،کتاب الجنائز، بـاب مـا قیل فی اولاد المشرکین،حدیث نمبر:1386)

3-قرآن کی تعظیم: قاری کو تلاوت کرتے وقت قرآن کی عظمت کا احساس ہونا چاہیے۔وہ یہ تصور کرے کہ اس کی گفتگو اللہ تعالی سے ہورہی ہے۔چنانچہ ایسی تمام حرکتوں سے بچے جو رب تعالی کی گفتگو کے منافی ہو۔جیسے ہنسنا،بات چیت کرنا،بے جا

حرکت کرنا، ایسی چیز کی طرف دیکھنا جو آدمی کو مشغول کردے، یا ایسی چیز کو دیکھنا جو ناجائز ہو۔

افسوس ان لوگوں پر جن کے ہاتھ میں مصحف (قرآن مجید کا نسخہ) ہوتا ہے، زبان پر آیتیں ہوتی ہیں، مگر دل ودماغ حاضر نہیں ہوتا ہے۔ توجہ کبھی ادھر جاتی کبھی ادھر، حد تو اس وقت ہوتا ہے جب مصحف کی بے حرمتی ہوتی ہے، جیسے تیسے فرش پر رکھ دیا جاتا ہے، اس کے اوپر سے چھلانگ لگایا جاتا ہے، بچوں کو تھما دیا جاتا ہے وہ پھینک پھانک دیتے اور نا علمی میں اس کے اوراق کو پھاڑ دیتے ہیں۔ قرآن کریم کو لگن ودلجمعی سے تلاوت کرنے کے بعد کسی ایسی اونچی جگہ پر رکھنا چاہیے جہاں وہ محفوظ رہے اور توہین نہ ہو سکے۔

4- **پاک وصاف اور باوضو ہوکر تلاوت کریں:** قرآن کریم کی تلاوت صاف ستھرا اور باوضو ہوکر کی جائے، یہ بھی قرآن کریم کی تعظیم میں داخل ہے۔ ابو جہیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم بئر جمل کی طرف سے آئے، راستے میں ایک شخص سے ملاقات ہوئی، اس نے سلام کیا، آپ نے اس کا جواب نہیں دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیوار کے پاس آئے تیمّم کیا پھر اس شخص کے سلام کا جواب دیا'' (صحیح بخاری، کتاب التیمم، باب التیمم فی الحضر، حدیث نمبر: 337)۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجرد سلام کا جواب بلا وضو اور تیمّم کے دینا مناسب نہیں سمجھا تو آپ بدرجہ اولی قرآن کریم کی تلاوت ناپاکی کی حالت میں نہ کرتے ہوں گے۔ اس لئے بھی کہ قرآن کی تلاوت سب سے بڑا ذکر ہے۔

مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے اس دوران آپ استنجاء کررہے تھے، انہوں (قنفذ) نے سلام کیا، آپ نے جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ وضو بنایا اور معذرت کرتے ہوئے فرمایا: ''میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ بلا وضو کے اللہ کا ذکر کروں'' (سنن ابو داؤد، علامہ البانیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے، ملاحظہ کریں، صحیح سنن ابو داؤد، حدیث نمبر: 13)

امام نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''اگر کوئی شخص ناپاکی کی حالت میں بھی قرآن پڑھے تو اس کے جواز پر اہل علم کا اجماع ہے۔ اور اس کے جواز پر بھی ڈھیروں حدیثیں ہیں، یہ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ ناپاکی کی حالت میں تلاوت کرنے والا شخص مکروہ عمل کا ارتکاب کیا، لیکن اتنا ضرور ہے کہ ایسا شخص افضل کا تارک شمار ہوگا'' (التبیان فی آداب حملة القرآن، ص97)۔

5- **مناسب اوقات کا انتخاب:** اس میں دو رائے نہیں کہ قرآن کریم کی تلاوت سارے اوقات میں جائز ہے۔ کسی بھی وقت میں تلاوت مکروہ نہیں۔ لیکن کچھ بابرکت اوقات ہیں جن میں تلاوت قرآن کا خصوصی اہتمام کرنا چاہیے۔ اس لحاظ سے دوران نماز قرآن کی تلاوت سب سے افضل اور متبرک ہے، پھر رات کے آخری پہر میں، جس کو ہم سحری کا وقت کہتے ہیں۔ پھر علی الاطلاق رات کی تلاوت، پھر فجر اور صبح کی تلاوت اس کے بعد دن کے سارے وقتوں کی تلاوت۔

جو شخص جس قدر تلاوت قرآن کرے گا، اسی قدر اس کے اجر وثواب میں اضافہ ہوگا۔ اللہ تعالی نے فرمایا: ''جو شخص ذرہ برابر بھلائی کرے گا (قیامت میں) اسے (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لے گا'' (الزلزلہ: 7)۔ اگر چہ بعض اوقات میں تلاوت کرنا زیادہ بہتر ہے جیسا کہ گزرا، اس کا ہرگز یہ مطلب نہ نکالا جائے کہ انہیں اوقات میں تلاوت ہو اور بقیہ وقتوں کو نظر انداز کردیا جائے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ دیگر اوقات کے علاوہ ان اوقات میں تلاوت کو خصوصی اہمیت دی جائے۔

مصروفیت کے اس دور میں جب کہ ضروری اور غیر ضروری طور پر ہر شخص مصروف نظر آتا ہے، ہر مسلمان کو قرآن کی تلاوت کے لئے وقت نکالنا چاہیے۔ اس زمانے میں تلاوت کرنا اور سننا پہلے کے مقابلے میں زیادہ آسان ہے۔ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا نے نیکی اور ثواب کے کام کو بھی بہت آسان کردیا ہے بشرطیکہ آدمی برائی سے دور اور نیکی سے قریب ہونا چاہے۔

6- **مناسب جگہ کا انتخاب:** بہتر ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت کے لئے صاف ستھری جگہ کا انتخاب کیا جائے۔ اہل علم کی ایک جماعت نے مسجد میں تلاوت کو مستحب قرار دیا ہے۔ اگر آدمی تلاوت کے لئے اپنے گھر کے کسی پر سکون گوشے کو خاص کرلے تو بھی بہتر ہے، تاکہ شور شرابے سے دور ہوکر قرآن پڑھ سکے۔

امام قرطبی رحمہ اللہ آداب تلاوت کے ضمن میں لکھتے ہیں: ''بازار، کھیل تماشے کی جگہوں، بیوقوفوں کے مجمع میں قرآن نہ پڑھا جائے۔ اللہ تعالی نے اپنے ان بندوں کی تعریف فرمائی ہے جو کم عقلوں کے درمیان سے باعزت طریقے سے گزر جاتے ہیں، فرمایا: ''اور جب کسی لغو چیز پر ان کا گزر ہوتا ہے تو شرافت سے گزر جاتے ہیں'' (الفرقان: 72)۔ جب یہ حکم ذاتی طور پر دیا گیا ہے تو بدرجہ اولی جب آدمی قرآن کریم اور تلاوت کے ساتھ ہو تو شرافت کا مظاہرہ کرنا چاہیے، بلکہ ایسی صورت میں تلاوت نہ کرنا اولی ہے'' (التذکار فی افضل الاذکار، ص۱۸۴-۱۸۵)۔

راستے اور سواری پر تلاوت جائز ہے بشرطیکہ قاری کو مشغول کرنے والی کوئی چیز نہ ہو۔ عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''میں نے فتح مکہ کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سواری پر سورۃ الفتح کی تلاوت کرتے دیکھا'' (صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب: القرائة علی الدابة، حدیث نمبر: 5053)۔

دوران سفر تلاوت سنت ہے۔ اس سنت کو ہمیں زندہ کرنا چاہیے۔ آج ہم گھنٹوں کا سفر بلا تلاوت اور ذکر واذکار کے گذار دیتے ہیں جو کہ مناسب نہیں۔ بعض حضرات تو دوران سفر فرض نمازوں کو بھی معمولی بہانہ بنا کر ترک کردیتے ہیں، ایسے لوگوں کو اپنا محاسبہ کرنا چاہیے۔ آج کل کا سفر بھی پہلے کے مقابلے بہت ہی آسان ہے

جیسا کہ ہمارے مشاہدے میں ہے۔

7- بہتر طریقہ قبلہ رو بیٹھنا: قاری مناسب پوزیشن اور ہیئت کے ساتھ بیٹھے، ایسا لگے کہ وہ اللہ کی عبادت کے لئے بیٹھا ہے، اورخشوع وخضوع بھی اس کی شخصیت سے آشکارا ہو۔ اور جب آدمی بہتر طریقے سے تلاوت کرتا ہے تو دل بھی تلاوت کی طرف زیادہ آمادہ ہوتا ہے۔ امام قرطبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''قاری کے لئے مستحب ہے کہ اگر وہ نماز میں نہ ہو تو کھڑے ہوکر تلاوت کرے، ٹیک نہ لگائے'' (الکلمات الحسان، ص203)۔

ویسے کسی طرف رخ کرکے تلاوت کی جاسکتی ہے مگر بہتر رخ قبلہ ہے، اس لئے کہ عبادت گزار، دعاگزار، اوراللہ کی قربت کے متلاشی اسی رخ کو اختیار کرتے ہیں۔ اوراللہ تعالی نے بھی اسی رخ کو اختیار کرنے کی تاکید کی ہے: ''اب ہم آپ کو اس قبلہ کی جانب متوجہ کریں گے جس سے آپ خوش ہوجائیں، آپ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیرلیں'' (البقرہ:144)۔

امام نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: " قبلہ رو ہوکر تلاوت کی جائے یہ اولی ہے، ویسے کھڑا ہوکر، لیٹ کر، کسی بھی حال میں تلاوت کی جائے تو جائز ہے'' (التبیان فی آداب حملة القرآن ،ص104)۔ اوراس لئے بھی کہ اللہ تعالی نے فرمایا: ''جواللہ تعالی کا ذکر کھڑے ہوکر اور بیٹھے اوراپنی کروٹوں پر لیٹے ہوئے کرتے ہیں اورآسمانوں وزمین کی پیدائش میں غوروفکر کرتے ہیں'' (آل عمران: 191)۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں ٹیک لگاتے تھے حالانکہ میں حیض کی حالت میں ہوتی اور وہ قرآن بھی پڑھتے تھے'' (صحیح مسلم ،کتاب الحیض، باب: الاضطجاع مع الحائض فی لحاف واحد ،حدیث نمبر:301)اس سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام احوال میں تلاوت کیا کرتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے بارے میں کہتی ہیں: '' میں اپنے بستر پر لیٹے لیٹے (قرآن کا) ایک حزب پڑھ لیتی ہوں'' (رواہ الفریابی فی فضائل القرآن، ص230)۔

8- تلاوت سے قبل مسواک کرنا: تلاوت کرنے والا کلام پاک کے ادب کا پاس ولحاظ کرتے ہوئے مسواک کرلے تو زیادہ بہتر ہے اس سے منہ کی صفائی اور رب کی خوشنودی بھی حاصل ہوتی ہے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب قیام اللیل کے لئے بیدار ہوتے تو مسواک سے اپنے منہ کی صفائی کرتے'' (صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب: السواک، حدیث نمبر: 245)۔ اورعلی رضی اللہ عنہ کا قول ہے: ''تمہارا منہ قرآن کا راستہ ہے، اسے مسواک کے ذریعہ صاف کرلو'' (رواہ ابن ماجہ، وصححہ الالبانیؒ، حدیث نمبر: 291)۔

9- تلاوت سے قبل اعوذ باللہ پڑھنا: قاری کے لئے تلاوت سے قبل اعوذ باللہ پڑھنا مسنون ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا: '' قرآن پڑھنے کے وقت راندے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرو'' (النحل: 98)۔ اس آیت میں اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ یہ حکم دیا ہے کہ وہ قرآن پڑھنے سے قبل اعوذ باللہ پڑھ لیا کریں، اور یہ حکم مسنون ہے واجب نہیں۔ اوراس امر پر اجماع ہے کہ استعاذہ قران کریم کی آیت نہیں ہے، اورتلاوت سے قبل اعوذ باللہ پڑھنے کی حکمت یہ ہے کہ شیطان قاری کو پریشان یا اس کو قرآن پر غور وفکر کرنے سے نہ روکے۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں بیدار ہوتے تو تین بار تکبیر کہتے اور تسبیح وتہلیل کرنے کے بعد اعوذ باللہ بھی پڑھتے، ساتھ ہی دیگر وظائف بیان کرتے۔ (سنن ابوداؤد، وصححہ الالبانیؒ، حدیث نمبر:775)

اعوذ باللہ کا پڑھنا قرآن کریم کی تلاوت سے قبل مشروع ہے۔ بعض لوگ حدیث، پند ونصیحت اور اس طرح دیگر مناسبات سے قبل پڑھتے ہیں اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ امام ابن القیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''تلاوت سے قبل استعاذہ کرنا اس بات کا پیغام ہوتا ہے کہ اس کے بعد آنے والی چیز قرآن ہے، اس لئے کسی اور کے کلام سے قبل استعاذہ کرنا مشروع نہیں، جب سامع استعاذہ سنتا ہے تو وہ اس کے بعد کلام اللہ کے سننے کے لئے مستعد ہوجاتا ہے'' (إغاثة اللهفان من مصايد الشيطان، 92-1)

10- بسم اللہ پڑھنا: اس کی سنیت کی دلیل انس رضی اللہ عنہ سے مروی یہ روایت ہے کہتے ہیں: ''ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تھے، ہلکی پلک جھپکی، پھر مسکراتے ہوئے انہوں نے سر اٹھایا، ہم لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کے مسکرانے کی وجہ کیا ہے؟ کہا: ابھی میرے اوپر ایک سورت نازل ہوئی، پھر بسم اللہ کے بعد انہوں نے سورۃ الکوثر کی تلاوت کی''. (صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب: حجة من قال: البسملة آية من أول كل سورة، سوى براءة، حدیث نمبر:400)۔ اس لئے حفاظ کے لئے ضروری ہے کہ تمام سورتوں کی تلاوت سے قبل بسم اللہ پڑھے سوائے سورہ التوبہ کے، اکثر علماء نے بسم اللہ کو ہر سورت کی ایک مستقل آیت قرار دیا ہے۔

11- ترتیل کے ساتھ تلاوت کرے، بے جا سرعت سے گریز کرے: اہل علم ترتیل کے ساتھ تلاوت کرنے پر متفق ہیں۔ اللہ تعالی نے فرمایا: ''اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر (صاف) پڑھا کر'' (المزمل: 4) اور صاف ستھرے طریقے سے پڑھنا اسی وقت ممکن ہے جب آدمی بے جا استعجال سے گریز کرے، ہر آیت کو اس کا واجبی حق دے۔ امام بغوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''ترتیل کے ساتھ قراءت کا مطلب یہ ہے کہ آدمی آرام وسکون اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھے، حروف وحرکات کو واضح کرے'' (شرح السنہ 2/465)۔ آرام وسکون سے تلاوت کرنے کا بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے آدمی کو اس پر غور وفکر کرنے کا موقع ملتا ہے، ایسی تلاوت سے کیا فائدہ کہ کچھ سمجھ میں نہ آئے۔

افسوس ایسے قاریوں اور حافظوں پر جو رمضان اور غیر رمضان میں اس طرح تلاوت کرتے ہیں کہ لفظ کا سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے چہ جائیکہ کوئی اس کے معنی کو سمجھنے کی کوشش کرے۔ ایسا لگتا ہے کہ قرآن کو بطور عبادت نہیں بلکہ اس کا مذاق اڑایا جارہا ہے، رمضان میں تو اور زیادہ کھیلواڑ کیا جاتا ہے، کوئی تین دن میں ختم کرتا ہے تو کوئی ہفتہ اور عشرہ میں اور سوائے خانہ پری اور رسم نبھانے کے کچھ نہیں ہوتا۔ اللہ بچائے ایسے حافظوں اور ایسی مسجدوں سے، معاف کیجئے گا، اہل حدیثوں کی بعض مسجدوں میں بھی یہی صورت حال ہوتی ہے جس سے دل کو اذیت پہنچتی ہے۔ میرے خیال میں ایسے برق رفتار حافظوں کی اصلاح کی کوشش ہونی چاہیے۔

قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے انس بن مالک سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کے بارے میں پوچھا تو کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھینچا کرتے تھے۔ بعض روایات میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ میں" بسم الله" کو" الرحمن " کو" الرحیم" کو کھینچ کر پڑھتے تھے۔(صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب: مد القراءة، حدیث نمبر: 5045)۔

حفصہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کے بارے کہتی ہیں کہ ترتیل کی وجہ سے سورت کا طول بڑھ جاتا تھا۔(صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین وقصرها، باب: جواز النافلة قائما وقاعدا، حدیث نمبر، 733)۔

تلاوت میں بے جا سرعت کو سلف نے ناپسند کیا ہے۔ ابو جمرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے ابن عباس سے کہا: میں بہت تیز قراءت کرتا ہوں، اور میں تین دن میں ایک ختم کرتا ہوں، تو ابن عباسؓ نے کہا: میں تدبر اور ترتیل کے ساتھ ایک رات میں صرف سورۃ البقرہ پڑھوں زیادہ بہتر ہے کہ میں تمہاری طرح پڑھوں۔ (رواہ ابن کثیر فی فضائل القرآن، ص236)

مجاہد رحمہ اللہ سے دو شخص کے بارے میں پوچھا گیا: ان میں سے ایک نے البقرہ پڑھا، دوسرے نے البقرہ، آل عمران تلاوت کی، لیکن ان دونوں کا رکوع، سجدہ اور جلسہ برابر تھا، ان دونوں میں سے کون بہتر ہے؟ مجاہدؒ نے کہا: جس نے صرف البقرہ کی تلاوت کی، پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی: '' قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کرکے اس لئے اتارا ہے کہ آپ اسے بہ مہلت لوگوں کو سنائیں اور ہم نے خود بھی اسے بتدریج نازل فرمایا'' (بنی اسرائیل: 106)۔ قرآن کے حروف وکلمات کی ادائیگی کے بغیر زیادہ پڑھا جائے اس سے کہیں بہتر ہے کہ آدمی تھوڑا پڑھے مگر ترتیل کے ساتھ پڑھے۔ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس موضوع پر بڑی عالمانہ اور محققانہ گفتگو فتح الباری (9/ 89) میں کی ہے، تفصیل کے لئے اسے پڑھا جاسکتا ہے۔

12- **خوبصورت آواز میں تلاوت کرنا**: امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: سلف اور خلف علماء کا اس پر اجماع ہے کہ قرآن کو خوبصورت آواز میں پڑھنا مستحب ہے۔ اور اس کی متعدد دلیلیں احادیث میں موجود ہیں۔ براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عشاء کی نماز میں والتین والزیتون پڑھتے سنا، میں نے ان سے بہتر آواز اور قراءت کسی اور کی نہیں سنی" (صحیح بخاری، کتاب الآذان، باب: القرائة فی العشاء، حدیث نمبر:769)۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالی نے کسی چیز کے لئے وہ اجازت نہیں دی جو نبی کے لئے قرآن گنگنانے کی دی'' (صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، حدیث نمبر: 5023)۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو قرآن کو گنگنا کر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے'' (صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب: وأسروا قولكم أو اجهروا به، حدیث نمبر:7527)۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: '' قرآن کو اپنی آوازوں سے مزین کرو'' (سنن ابو داود، وصححہ الالبانیؒ، حدیث نمبر: 1303)۔ ابن القیم رحمہ اللہ نے قرآن کریم کو خوبصورت آواز میں پڑھنے کی حکمت بھی بیان کی ہے تاکہ اللہ کا پیغام آدمی کے دل ودماغ میں ٹھیک طریقے سے بیٹھ جائے۔ اور اس طرح قرآن پڑھنے کا جو مقصود ہے وہ بھی حاصل ہو جائے۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: زاد المعاد فی هدی خير العباد، 1/489-490)۔

یہاں پر یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ قرآن کو گنگنانے یا اس کو خوبصورت آواز میں پڑھنے کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کو تصنع اور تکلف سے پڑھا جائے، جس سے قرآن کا معنی ومطلب تو بگڑے ہی ساتھ ہی قاری کا چہرہ مہرہ بھی بگڑ جائے۔ جو لوگ بھی سلف کے واقعات اور ان کی زندگیوں سے واقف ہیں وہ اس بات کو جانتے ہیں کہ ان کے یہاں گانے بجانے اور موزون طریقے سے قرآن کے پڑھنے کا رواج نہیں تھا، یہ ساری چیزیں بعد کی پیدا وار ہیں جن کو تغنی اور تزیین قرآن کے نام پر گوارہ کیا جاتا ہے، اس بدعت سے بھی سماج کو نجات دلانے کی ضرورت ہے، خاص طور سے قرآن کے مسابقوں میں ان چیزوں کے دیکھنے کا موقع ملتا ہے۔

قرآن کریم کی آیتوں پر غور کرنا، تلاوت کے دوران رونا (دکھانے کے لئے نہیں بلکہ اللہ کے خوف سے)، اگر کوئی مفسدہ نہ ہو تو بلند آواز سے تلاوت کرنا، بلا ضرورت قراءت کو منقطع نہ کرنا، تلاوت کی ابتداء اور انتہا کا خیال رکھنا، ہر آیت پر رکنا، آیۂ تسبیح پر تسبیح کرنا اور عذاب والی آیت پر تعوذ پڑھنا، جب نیند کا غلبہ ہو تو تلاوت نہ کرنا، آیت سجدہ کے وقت سجدہ کرنا، کم سے کم تین دنوں میں قرآن ختم کرنا وغیرہ یہ سب ایسے آداب واحکام ہیں جن کا قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے ہمیں ضرور بروئے کار لانا چاہیے تاکہ ہم اللہ رب العالمین کے انعام واکرام کے پورے طور پر حقدار بن سکیں۔

☆☆☆

گاؤں محلّہ میں صباحی ومسائی مکاتب قائم کیجیے
اور مکاتب میں تجوید وتعلیم قرآن کریم کا اہتمام کیجئے!

حضرات! قرآن کریم بنونوع انسان وجنان کے نام اللہ رب العالمین کا آخری پیغام ہے۔ جو نبی آخرالزماں حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا، جو ہدایت کا سرچشمہ، عبرت وموعظت کا ذریعہ اور دین وشریعت اور توحید ورسالت کا اولین مرجع ومصدر ہے، جس کا حرف حرف علم وعرفان اور حکمت وموعظمت کے موتیوں سے لبریز ہے، جس کی تعلیم وتعلم اور تلاوت باعث ثواب اور جس پر عمل فوز وفلاح اور سعادت دارین کا سبب اور ضمانت ہے اور قوموں کی عزت وذلت اور عروج وزوال اسی سے مربوط ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں نے اول یوم سے اس کی تلاوت وقرأت اور اس پر عمل کا خصوصی اہتمام کیا، حفظ وتجوید وتفسیر قرآن کے مکاتب ومدارس قائم کئے اور سوسائٹی میں اس کی تعلیم واتباع کو خصوصیت کے ساتھ رواج دیا۔ نتیجتاً وہ اس اہتمام بالقرآن کی برکت سے ہر میدان میں اوج کمال تک پہنچے۔ لیکن بعد کے ادوار میں یہ روشن روایت دن بدن کمزور پڑتی گئی۔ خود برصغیر میں تعلیم وتفسیر قرآن کریم تو کجا تجوید وقرأت کا عرصہ تک کما حقہ اور مضبوط انتظام نہ ہوسکا اور نہ اس پر خصوصی توجہ مبذول کی گئی۔ حالانکہ تعلیم وتعلم قرآن میں علم تاویل وتفسیر اور غور وفکر کے ساتھ ساتھ تجوید بھی مقصود تھا اور ہمارے نبی کریم محمد ﷺ نے اس کی بڑی تاکید بھی فرمائی تھی۔

مقام شکر ہے کہ چند دہائی قبل مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند سمیت مختلف جہات سے تعلیمی بیداری مہم کے نتیجے میں مدارس وجامعات اور مکاتب ومساجد میں تجوید قرآن کریم کا مبارک سلسلہ شروع ہوا تھا جس کے ملکی سطح پر بہترین ثمرات سامنے آئے۔ پورے ملک میں مکاتب بڑے پیمانے پر قائم ہوئے اور بہت سی بستیوں میں مکتب کی تعلیم کے زیر اثر بچوں کی ذہنی طور پر نشو ونما ہونے لگی۔ لیکن روز بروز بدلتے حالات کے پیش نظر عصری تعلیم گاہوں اور کنونٹس اور گاؤں میں مدارس کی وجہ سے مکاتب بہت متاثر ہوئے۔ لہٰذا مکاتب کو بڑے اور عمدہ پیمانے پر پروان چڑھانے کی ضرورت ہے تاکہ نئی نسل کو دین کی بنیادی باتوں اور قرآن کریم سے روشناس کرایا جاسکے۔

لہٰذا آپ حضرات سے دردمندانہ گزارش ہے کہ اس حوالے سے خصوصی توجہ مبذول کریں اور اپنے گاؤں اور محلوں میں صباحی ومسائی مکاتب کے قیام کو یقینی بنائیں، اگر قائم ہیں تو ان کی سرگرمی وفعالیت میں بہتری لائیں، قدیم نظام کا احیاء کریں، ان میں تجوید وتعلیم قرآن کا خصوصی اہتمام کریں تاکہ جماعت وملت کے نونہالوں کو دین واخلاق سے آراستہ کرسکیں اور انھیں دین وعقیدہ پر قائم رکھ سکیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایک ہوکر دین حنیف، جماعت وجمعیت اور ملک وملت کی مخلصانہ خدمت انجام دینے کی توفیق بخشے، ہر طرح کے فتنے اور آزمائش سے محفوظ رکھے اور عالمی مہلک وبا کورونا وغیرہ سے سب کی حفاظت فرمائے۔ آمین

اپیل کنندگان

اصغر علی امام مہدی سلفی

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند و دیگر ذمہ داران

خواجہ الطاف حسین حالؔی کے کلام کی چند جھلکیاں

شفیع محمد ایڈوکیٹ، سہسوان بدایوں

شمس العلماء خواجہ الطاف حسین حالؔی بیک وقت بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ وہ ایک عالم دین، نقاد، انشاپرداز اور بہترین شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ، ایک اچھے نثرنگار بھی تھے۔ حیات سعدی، یادگار غالب اور مقدمہ شعروشاعری ان کی نثر کی بہترین یادگاریں ہیں۔ حیات سعدی میں حالؔی نے شیخ سعدی کے حالاتِ زندگی پیش کئے ہیں۔ مولانا ذاتی طور سے سرسید صاحب سے بے حد متاثر تھے۔ حیاتِ جاوید میں حالؔی نے سرسید صاحب کے احوال کا تذکرہ کیا ہے۔ یادگار غالبؔ، غالب کے تعلق سے لکھی گئی اردو ادب کی ایک مایہ ناز تصنیف ہے۔ مقدمہ شعروشاعری کی افادیت واہمیت اس لئے بھی بڑھ جاتی ہے کہ اس کا مقدمہ حالؔی نے بڑے دلکش انداز میں پیش کیا ہے۔ بعد میں اس مقدمہ نے مقدمہ شعروشاعری کے عنوان سے ایک مستقل کتاب کی شکل اختیار کرلی۔ مذکورہ مقدمہ میں شاعری کے اہم نکات اور اس کے بنیادی اصولوں پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ بہرکیف راقم حالؔی کے کلام کی چند جھلکیاں پیش کرنے کی کوشش کررہا ہے۔ حالؔی کو نظم اور نثر دونوں پر قدرت حاصل تھی مگر ان کی زندگی کا بیشتر حصہ نظم نگاری میں گزرا۔ حالؔی نے اپنی منظومات سے اصلاحِ قوم کا کام لیا ہے۔ حالؔی نے غزلیں بھی تخلیق کیں لیکن ان کا میلان نظموں کی جانب تھا۔ حالؔی کے دل میں قوم کی اصلاح کا جذبہ کارفرما تھا۔ جو غزلوں سے میسر نہیں ہوسکتا تھا۔ انھوں نے صنفِ غزل کو یہ کہہ کر مسترد کردیا۔

ہوچکے حالؔی غزل خوانی کے دن
راگنی بیوقت کی اب گائیں کیا

حالؔی نے غزل کو بے وقت کی راگنی قرار دیا، ویسے بھی وہ شاعری میں گل وبلبل کے قصے پیش کرکے وقت برباد کرنا نہیں چاہتے تھے۔ حالؔی نے صنفِ نظم کو بڑی سنجیدگی اور متانت کے ساتھ قوم کی اصلاح کا آلہ کار بنایا۔ ملازمت کے سلسلے میں انھیں لاہور جانا پڑا جہاں ان کے ہم عصر مولانا محمد حسین آزاد بھی ان کے ساتھ تھے۔ مولانا حالؔی نظم گوشاعر تھے اور ان کو جدید نظم کے بانیوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ ۱۹۶۷ء میں مولانا محمد حسین آزاد اور مولانا خواجہ الطاف حسین حالؔی نے انجمن حمایت اسلام کی بنیاد ڈالی۔ مذکورہ انجمن کے تحت مشاعروں کا انعقاد کیا جاتا تھا۔ جس میں غزل کا مصرع طرح دینے کے بجائے نظم کا موضوع دیا جاتا تھا۔ انجمن کے زیر اہتمام ہونے والے مشاعروں میں علامہ اقبالؔ بھی اپنا کلام پیش کرتے تھے۔ بہرکیف مولانا محمد حسین آزاد اور مولانا حالؔی کی کوششوں اور کاوشوں سے ایسی نظمیں وجود میں آئیں جو قوم کی اصلاح کا ذریعہ بنیں۔ ذیل میں حالؔی کی چند منظومات کے نام پیش کئے جاتے ہیں جیسے ''چپ کی داد'' ''مناجاتِ بیوہ'' ''دولت اور وقت کا مناظرہ'' ''مناظرہ رحم وانصاف'' ''حب وطن'' ''کاہلی کی مذمت'' اور اردو ادب واسلامیات کا بہترین شاہ کار مدوجزر اسلام مسدس حالؔی۔ مذکورہ مسدس کو حالؔی نے قوم کی بدحالی اور خستہ حالی سے متاثر ہوکر لکھا تھا۔ اردو ادب میں یہ پہلی قومی نظم ہے جو حالؔی نے پیش کی۔ اس نظم نے پورے ملک میں تہلکہ مچادیا اور سرسید کو مسدس سے متاثر ہوکر اپنے خیالات کا اظہار اس طرح کرنا پڑا۔ ''خدا جب روزِ قیامت مجھے پوچھے گا کہ کیا لے کر آئے ہو تو کہہ دوں گا کہ حالؔی سے مسدس لکھوالایا ہوں۔'' سرسید صاحب کا داد دینے کا یہ ایک پرکشش انداز تھا۔ نمونے کے طور پر مسدس حالؔی سے چند اشعار پیش کئے جاتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

ہے ذاتِ واحد عبادت کے لائق
زبان اور دل کی شہادت کے لائق
اسی کے ہیں فرماں اطاعت کے لائق
اسی کی ہے سرکار خدمت کے لائق
لگاؤ تو لو اپنی اس سے لگاؤ
جھکاؤ تو سر اس کے آگے جھکاؤ
اسی پر، ہمیشہ بھروسہ کرو تم
اسی کی طلب میں مرو جب مرو تم
مبرا ہے شرکت سے اس کی خدائی
نہیں اس کے آگے کسی کو بڑائی

مذکورہ اشعار میں حالؔی نے ہمارے دلوں میں توحید کو جاگزیں کرنے کی کوشش کی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں مولانا حالؔی نے اشعار ذیل کو بے حد سادگی کے ساتھ سلیس الفاظ میں بیان کردیا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا

اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

اگرکوئی غیر مسلم بت کی پوجا کرتا ہے تو ہم اس کو کافر قرار دیتے ہیں اور حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا کہنے والوں کو بھی کافر گردانتے ہیں۔ ستاروں میں کرشمہ ماننے والوں کو اور آگ کو سجدہ کرنے والوں کو بھی کافر شمار کرتے ہیں، مگر ہم اپنے گریبان میں نہیں جھانکتے کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں جس کو چاہیں خدا کا درجہ دے دیتے ہیں۔ قبروں میں دفن بزرگوں کو مشکل کشا سمجھ کران سے مرادیں مانگتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ ایسا کرنے سے نہ توحید میں کچھ خلل واقع ہوتا ہے نہ اسلام بگڑتا ہے اور نہ ایمان جاتا ہے۔ اس صورت حال پر مولانا حالؔی نے اس طرح طنز کیا ہے۔ مسدس حالؔی سے ماخوذ اشعار ملاحظہ فرمائیں:

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر
جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبیؐ سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جاجا کے مانگے دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

مذکورہ اشعار میں مولانا حالؔی نے بڑی بیباکی سے سلیس الفاظ میں مگر موثر طریقے سے اصلاحِ قوم کی پرزور کوشش کی ہے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں اپنی قبر کو بت بنانے سے روکا ہے۔ مولانا حالؔی نے اس حدیث کی ترجمانی کتنے دلکش الفاظ میں کی ہے۔ ملاحظہ کریں۔

بنانا نہ تربت کو میری صنم تم
نہ کرنا میری قبر پہ سر کو خم تم
نہیں بندہ ہونے میں کچھ مجھ سے کم تم
کہ بیچارگی میں برابر ہیں ہم اور تم
مجھے حق نے دی ہے بس اتنی بزرگی
کہ بندہ ہوں اس کا میں اور ایلچی بھی
(مسدس حالؔی)

مولانا خواجہ الطاف حسین حالؔی نے شاعری کی مختلف اصنافِ سخن پر طبع آزمائی کی ہے جیسے غزل، مرثیہ، مثنوی، رباعی مگران کی محبوب صنفِ سخن جدید نظم ہے۔ مولانا حالؔی کو اپنے وطن ہندوستان سے بے حد محبت تھی۔ حب وطن کے عنوان سے تخلیق شدہ نظم اس کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ مثال کے طور پر چند اشعار پیش کئے جاتے ہیں۔

اے وطن اے مرے بہشت بریں
کیا ہوئے تیرے آسمان و زمیں
رات اور دن کا وہ سماں نہ رہا
وہ زمیں اور وہ آسماں نہ رہا
تیری دوری ہے موردِ آلام
پر چھٹنے سے، چھوٹ گیا آرام
کاٹے کھاتا ہے باغ بن تیرے
گل ہیں نظروں میں داغ بن تیرے
مٹ گیا نقش کامرانی کا
تجھ سے تھا لطف زندگانی کا
تری اک مشت خاک کے بدلے
لوں نہ ہرگز اگر بہشت ملے
جان جب تک نہ ہو بدن سے جدا
کوئی دشمن نہ ہو وطن سے جدا
(حب وطن)

مذکورہ نظم میں مولانا حالؔی نے اصلاح کے پہلو کو پیشِ نظر رکھا ہے اسی نظم میں وہ مزید فرماتے ہیں:

کتنے بھائی تمہارے ہیں نادار
زندگی سے ہے جن کا دل بیزار
نوکروں کی تمہارے جو ہے غذا
ان کو وہ خواب میں نہیں ملتا
جس پہ تم جوتیوں سے پھرتے ہو
واں میسر نہیں وہ اوڑھنے کو
تم اگر ہاتھ پاؤں رکھتے ہو
لنگڑے لولوں کو کچھ سہارا دو
تندرستی کا شکر کیا ہے بتاؤ
رنج بیمار بھائیوں کا ہٹاؤ
تم اگر چاہتے ہو ملک کی خیر
نہ کسی ہم وطن کو سمجھو غیر

''دولت اور وقت کا مناظرہ'' مولانا حالؔی کی ایک بہترین نظم ہے جس میں موصوف نے وقت کی اہمیت وافادیت کو بڑے واضح اور دلکش انداز میں بیان کیا ہے۔

میرے جو لوگ ہیں قدر شناس
ہے میرا جاگتے سوتے انھیں پاس
جانتے ہیں حکما و عرفا
مجھ کو سرتابۂ دین و دنیا
دل میں جن کے میری کچھ قدر نہیں
ان کی قسمت میں دنیا ہے نہ دیں
نہ ادا صوم ہو ان سے نہ صلوٰۃ
نہ ہو قدرت میں حج ان کی نہ زکوٰۃ

''دولت اور وقت کا مناظرہ''

''کاہلی کی مذمت میں'' مولانا حالؔی نے کاہل ونکمے لوگوں کو پھٹکار لگائی ہے۔ نکمے لوگ کام نہ کرنے کے جو بہانے بناتے ہیں ان کو حالی نے مسترد کر دیا ہے۔ دنیا میں جو بھی ترقی نظر آ رہی ہے دینی یا دنیوی اس میں محنت ومشقت کا راز مضمر ہے۔ سست وکاہل انسان کچھ نہیں کرسکتا وہ نہ اپنا بھلا کرسکتا ہے اور نہ دوسروں کا، ثبوت کے طور پر'' کاہلی کی مذمت'' سے چند اشعار پیشِ خدمت ہیں۔

اگر ہیں تہی دست اور بے نوا وہ
تو محنت سے ہیں جی چراتے سدا وہ
نصیبوں کا کرتے ہیں اکثر گلا وہ
ہلاتے نہیں کچھ مگر دست و پا وہ
اگر بھیک مل جائے قسمت سے ان کو
تو سو بار بہتر ہے محنت سے ان کو
نہ ہمت کہ محنت کی سختی اٹھائیں
نہ جرأت کہ خطروں کے میداں میں آئیں
نہ غیرت کہ ذلت سے پہلو بچائیں
نہ عبرت کہ دنیا کی سمجھیں ادائیں
نہ کل فکر تھا یہ کہ ہیں اس کے پھل کیا
نہ ہے آج پروا کہ ہونا ہے کل کیا
نہ اسباب راحت کی ان کو خبر کچھ
نہ آثار دولت کی ان کو خبر کچھ
نہ عبرت کو ذلت کی ان کو خبر کچھ
نہ کلفت و راحت کی ان کو خبر کچھ
نہ آگاہ اس سے کہ ہستی ہے شے کیا
نہ واقف کہ مقصود ہستی سے ہے کیا
کبھی کہتے ہیں زہر ہے مال و دولت
اٹھاتے ہیں جس کے لئے رنج و محنت
اسی سے گناہوں کی ہوتی ہے رغبت
اسی سے دماغوں میں آتی ہے نخوت
یہی حق سے کرتی ہے بندوں کو غافل
ہوئے ہیں عذاب اس سے قوموں پہ نازل
نکموں کے ہیں یہ سب دلکش ترانے
سلانے کو قسمت کے رنگین فسانے
اسی طرح کے کرکے حیلے بہانے
نہیں چاہتے دست و بازو ہلانے
وہ بھولے ہوئے ہیں یہ عادت خدا کی
کہ حرکت میں ہوتی ہے برکت خدا کی

کلام حالؔی سے چند جھلکیاں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے، جیسا کہ مذکورہ سطور میں تحریر کیا جا چکا ہے کہ حالؔی نے مختلف اصنافِ سخن پر طبع آزمائی کی ہے مگر ان کی محبوب ترین صنف نظم جدید ہے۔ دیگر اصنافِ سخن پر انھوں نے زیادہ نہیں لکھا ہے۔

حالؔی غالب کے شاگرد تھے۔ نواب شیفتؔہ کے بعد شرف تلمذ انھوں نے غالبؔ سے حاصل کیا تھا۔ غالبؔ کی وفات پر مرثیہ غالب لکھ کر حالؔی نے اردو ادب پر بہت بڑا احسان کیا ہے اور غالبؔ کے شاگرد ہونے کا حق ادا کر دیا ہے۔ مرثیہ غالب میں غالب کے اوصاف بیان کرکے ان کا تعارف کچھ اس انداز میں کرایا گیا ہے کہ شاعری کے میدان میں غالبؔ کی شان دوبالا ہو جاتی ہے۔ مرثیہ غالب حالی کا غالب سے محبت وعقیدت کا ثمرہ ہے۔ یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ مرثیہ غالب نے غالبؔ کو غالب بنا دیا ہے۔ اپنے اس خیال کی تصدیق کے لئے مرثیہ غالب سے ماخوذ اشعار پیش کرنے کی سعی کر رہا ہوں۔

دل کو باتیں جب اس کی یاد آئیں
کس کی باتوں سے دل کو بہلائیں
کس کو جاکر سنائیں شعر و غزل
کس سے دادِ سخن وری پائیں
مرثیہ اس کا لکھتے ہیں احباب
کس سے اصلاح لیں کدھر جائیں
لوگ کچھ پوچھنے کو آئے ہیں

اہل میت جنازہ ٹھہرائیں
لائیں گے پھر کہاں سے غالبؔ کو
سوئے مدفن ابھی نہ لے جائیں
اس کو اگلوں پہ کیوں نہ دیں ترجیح
اہل انصاف غور فرمائیں
ہم نے سب کا کلام دیکھا ہے
ہے ادب شرط منہ نہ کھلوائیں
غالب نکتہ داں سے کیا نسبت
خاک کو آسماں سے کیا نسبت

رباعیاتِ حالؔی پر بھی ایک نظر ڈالتے چلیں۔ شاعری کی اصطلاح میں رباعی اس نظم کو کہتے ہیں جس میں چار مصرعے ہوں۔ اس میں اخلاق ومذہب اور نصیحت آمیز مضامین نظم کئے جاتے ہیں۔ رباعیاتِ حالؔی ملاحظہ فرمائیں۔

نیکیوں کو نہ ٹھہرائیو بد اے فرزند
اک ادھ ادا ان کی اگر ہو نہ پسند
کچھ نقص انار کی لطافت میں نہیں
ہوں اس میں گلے سڑے اگر دانے چند

دنیائے دنی کو نقش فانی سمجھو
رودادِ جہاں کو اک کہانی سمجھو
پر جب کرو آغاز کوئی کام بڑا
ہر نفس کو عمر جاودانی سمجھو

جس دور میں حالؔی نے قوم کی بدحالی اور خستہ حالی سے متاثر ہوکر مسدس حالؔی کو لکھا تھا، آج حالات اس دور سے بھی زیادہ ابتر ہیں۔ اصلاحِ قوم کی عہدِ حالؔی کے مقابلے میں آج زیادہ ضرورت ہے۔ مضمون کو زیادہ طول نہ دیتے ہوئے اور قدرِ اختصار سے کام لیتے ہوئے یہی عرض کرنا ہے کہ:

ہر اک جا ہے اب قوم کی خستہ حالی
محبت سے دل گویا سب کے ہیں خالی
خدایا عطا کر ہمیں کوئی حالؔی
جو سیرت میں کردار میں ہو مثالی
دلوں سے وہ نفرت کو سب کے نکالے
اخوت کی ہر سمت بنیاد ڈالے
(راقم)

☆☆☆

تاریخ ردقادیانیت اور خدمات اہل حدیث کے سلسلہ میں معلومات کا خزانہ

ڈاکٹر بہاءالدین حفظہ اللہ کے قلم سے

تحریک ختم نبوت (1 تا25 جلدیں)

تاریخ اہل حدیث (1 تا9 جلدیں)

مکتبہ ترجمان کی مطبوعات پر 50% کی رعایت، مدارس، جامعات، مکتبات اور تاجران کتب درج ذیل پتہ سے طلب کریں۔

ملنے کاپتہ

مکتبہ ترجمان

اہل حدیث منزل، 4116، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔ 110006
فون: 011-23273407، فیکس: 011-23246613

رپورٹ: ڈاکٹر محمد شیث ادریس تیمی
کنوینر دورہ تدریبیہ

مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کے زیر اہتمام تیرہواں دس روزہ آل انڈیا ورچول ریفریشر کورس کا انعقاد

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند مسلمانان ہند کی ایک قدیم ترین دینی ودعوتی، تعلیمی وتربیتی اور اصلاحی ورفاہی تنظیم ہے۔ جو الحمدللہ محض اللہ کی توفیق سے اپنا کام اور سرگرمیاں بہار وخزاں کی پرواہ کیے بغیر جاری وساری رکھتی ہے۔ کورونا کال اور مہاماری کے دور میں بھی جمعیت کی اہم نشاطات کے علاوہ رفاہی کام ہوئے۔ وقتاً فوقتاً امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ نے کئی ہدایات جاری کیں اور حکومتوں وطبی اداروں کی ہدایات اور شرعی تعلیمات کی پابندی کرنے کی تلقین فرمائی اور اخوت و بھائی چارہ اور قومی یکجہتی کے ساتھ کورونا کے مقابلہ پر قوم وملت کو ابھارا۔ ساتھ ہی اس لوک ڈاؤن سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حسبِ سابق امسال بھی ائمہ ودعاۃ اور معلمین کے لیے تربیت وٹریننگ اور تزکیہ وتذکیر کا آن لائن موقع فراہم کیا اور یہ عظیم الشان دورہ تدریبیہ مورخہ ۲۵/جون ۲۰۲۱ء سے شروع ہوکر ۴/جولائی کو بحسن وخوبی اختتام کو پہنچا جس میں پورے ملک سے تقریباً سوائمہ، دعاۃ ومعلمین نے شرکت کی۔ اس دورہ تدریبیہ کی ایک بڑی خصوصیت یہ رہی کہ ورچول ہونے کی وجہ سے اس میں ان اہم علماء ومشائخ کے بھی قیمتی محاضرے ہوئے جن سے عام حالات میں استفادہ ممکن نہیں ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں شرکاء دورہ اس سے خوب خوب مستفید ہوئے اور مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کا شکریہ ادا کرتے ہوئے نہیں تھکے وہاں پورے ملک میں اس کا بہترین پیغام گیا۔ جماعتی شخصیات اور ذمہ داران صوبائی جمعیات اہل حدیث کے علاوہ ملی تنظیموں نے کورونا کال میں اس قدر مفید ودوررس نتائج کے حامل پروگرام کی ستائش کی اور مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند اور اس کے ذمہ داران وارکین خصوصاً امیر محترم کو بھرپور مبارکباد پیش کی۔ سطور ذیل میں اس تیرہواں آل انڈیا ورچول ریفریشر کورس برائے ائمہ، دعاۃ ومعلمین کی ایک جھلک پیش کی جاتی ہے۔

۱- دورہ تدریبیہ کے انعقاد کا اعلان:

دورہ تدریبیہ کے انعقاد کا فیصلہ ہونے کے ساتھ ہی ذرائع ابلاغ خصوصاً سوشل میڈیا میں اس کا اعلان دیا گیا اور اس کی ہر ممکنہ تشہیر کی گئی۔

۲- مضامین اور محاضرین کی تعیین:

موجودہ حالات کے پیش نظر بڑی دقت سے مضامین کی تعیین کی گئی اور دینی موضوعات کے علاوہ عصری موضوعات کو بھی سرفہرست رکھا گیا مثلاً کورونا کی روک تھام میں ائمہ ومعلمین کا کردار، قومی یکجہتی کے قیام میں ائمہ مساجد واساتذہ کا کردار، دہشت گردی کے خاتمہ میں ائمہ وعلماء کا کردار وغیرہ۔ اس دورے کا Main Motive تھا ملک وملت کی تعمیر وترقی میں ائمہ ودعاۃ اور معلمین کا کردار۔ اس لحاظ سے مضامین کی تعیین کے ساتھ ساتھ اس کے ماہر محاضرین کا انتخاب کیا گیا۔

۳- دعوت ناموں کی ترسیل:

چونکہ دورات تدریبیہ میں صوبائی جمعیات کے نمائندہ علماء ودعاۃ اور معلمین ہی شریک ہوتے ہیں اس لیے سب سے پہلے صوبائی جمعیات اہل حدیث کو خط لکھا گیا اور ٹیلی فونک رابطہ کرکے گزارش کی گئی کہ اپنے صوبوں سے موزوں امیدواروں کی ترشیح کریں۔ اس کے ساتھ محاضرین سے رابطے کیے گئے اور ان کو دعوت نامے اور پروگرام کی تفصیلات ارسال کی گئیں۔ اسی طرح اختتامی اجلاس میں شرکت کے لیے موقر اراکین عاملہ اور صوبائی جمعیات کے ذمہ داران کو خطوط ارسال کیے گئے اور ان سے فون پر رابطے بھی ہوئے۔

۴- واٹس ایپ گروپ کی تشکیل:

چونکہ یہ دورہ ورچول ہونے والا تھا اور تمام شرکاء سے فرداً فرداً رابطہ کرکے ان کو وقتاً فوقتاً ہدایات دینا ممکن نہیں تھا اس لیے شرکائے دورہ کے لیے مخصوص ایک واٹس ایپ گروپ کی تشکیل کی گئی۔ جس سے شرکاء سے رابطے میں بڑی آسانی ہوئی۔ پروگرام سے متعلق معلومات بہم پہنچانے کے ساتھ ساتھ ہر روز کے پروگراموں کی تفصیل خصوصاً ''گوگل میٹ''، جس کے توسط سے یہ پروگرام ہوا کا لنک اسی گروپ میں شیئر کیا جاتا تھا۔

۵- دورے کے آغاز سے متعلق پریس ریلیز کا اجراء:

دورے کے آغاز سے متعلق ایک روز قبل پریس ریلیز جاری کرکے بتایا گیا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام تیرہواں آل انڈیا دس روزہ ورچول ریفریشر کورس برائے ائمہ دعاۃ ومعلمین کا حسن آغاز مورخہ ۲۵/جون ۲۰۲۱ء سے ہونے جا رہا ہے جس میں عالمی وبا کووڈ ۱۹ کی روک تھام، دہشت گردی کے خاتمہ اور امن وشانتی، قومی یک جہتی اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے قیام میں ائمہ ومعلمین کے کردار وغیرہ اہم دینی وسماجی موضوعات پر ماہرین کے محاضرے ہوں گے۔ پریس

ریلیز کا متن یہ تھا۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام تیرہواں آل انڈیا دس روزہ ورچول ریفریشر کورس برائے ائمہ دعاۃ ومعلمین کا حسن آغاز کل مورخہ ۲۵/جون ۲۰۲۱ء مطابق ۱۳/ذو القعدہ ۱۴۴۲ھ جمعہ کو صبح دس بجے سے ہوگا جو روزانہ صبح ۱۰/ سے ۱۲:۱۵/ بجے دن تک کل تین نشستوں پر مشتمل ہوگا اور مورخہ ۴/جولائی ۲۰۲۱ء مطابق ۲۲/ذوالقعدہ ۱۴۴۲ھ اتوار تک جاری رہے گا۔ اس اہم ریفریشر کورس میں عالمی وبا کووڈ ۱۹ کی روک تھام، اس سے پیدا ہونے والی مشکلات ومعاملات کے حل اور اس سلسلے میں رہنمائی، دہشت گردی کے خاتمہ اور امن وشانتی، قومی یک جہتی اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے قیام میں ائمہ ومعلمین کے کردار وغیرہ اہم دینی وسماجی موضوعات پر ماہرین کے محاضرے ہوں گے۔ ان شاء اللہ۔ چونکہ پورے ملک میں پھیلی کورونا کی مہلک وبا کی وجہ سے سفر اور اجتماع محفوظ ومامون نہیں ہے، اس لئے امسال یہ تیرہواں آل انڈیا ریفریشر کورس برائے ائمہ، دعاۃ ومعلمین ورچول یعنی آن لائن منعقد ہو رہا ہے۔ یہ جانکاری مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے ذرائع ابلاغ کے نام جاری ایک بیان میں دی۔

امیر محترم نے اس ریفریشر کورس کی اہمیت وضرورت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ تدریب وٹریننگ انسانی زندگی کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ اس سے صلاحیتوں میں نکھار آتا ہے اور فعالیت میں اضافہ ہوتا ہے اور وسائل کو منظم طور پر احساس ذمہ داری کے ساتھ استعمال کر کے قوم وملت اور انسانیت کی خدمت کا سلیقہ ماہرین سے سیکھنے کو ملتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کی ہر مہذب قوم ہر شعبہ حیات میں تدریب و ٹریننگ کو لازمی قرار دیتی ہے۔ دعوت الی اللہ، اصلاح امت اور نئی نسل کی دینی تعلیم و تربیت جو کہ ایک عظیم کام اور ذمہ داری ہے وہ اس بات کی زیادہ متقاضی ہے کہ اس سے وابستہ علماء ودعاۃ، ائمہ اور معلمین کی تدریب وٹریننگ بہر طور کرائی جائے تا کہ مؤثر طور پر خصوصا اس عالمی مہلک وبا کورونا کے چیلنجز اور مسائل بھرے نیز مواقع سے بھرپور دور میں دعوت واصلاح، تعلیم وتربیت اور خدمت انسانیت کا فریضہ انجام دیا جاسکے۔ اس طرح کے دوروں کی افادیت اس وقت مزید دو چند ہو جاتی ہے جب یہ مجالس مذاکرہ ومناصحہ، افادہ واستفادہ اور تذکیر وتعلیم اور ”وذکر فان الذکری تنفع المومنین“ کی عملی تفسیر بن جائیں۔

امیر محترم نے مزید کہا کہ مقام شکر ہے کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند ہر سال ائمہ، دعاۃ ومعلمین کی تدریب وٹریننگ کا بالالتزام اہتمام کرتی ہے جس میں پورے ملک سے ائمہ، دعاۃ ومعلمین شریک ہو کر اکابر علمائے کرام، دینی وعصری جامعات کے موقر اساتذہ اور مختلف شعبہ حیات کے ماہرین کے علم وتجربے سے استفادہ کر کے سماج ومعاشرہ اور ملک وملت کی تعلیم وتربیت، اصلاح اور خدمت میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

۲-دورہ تدریبیہ کا حسن آغاز:

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام دس روزہ آل انڈیا ورچول ریفریشر کورس کا حسن آغاز مورخہ ۲۵/جون ۲۰۲۱ء بروز جمعہ دس بجے صبح ہوا۔ جس میں صدارتی خطاب کرتے ہوئے امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ نے فرمایا: ائمہ، دعاۃ ومعلمین فاتحین دین اور کاروانِ انسانیت کے میر کارواں اور بیت القصید ہیں۔ وہ ملک وملت اور انسانیت کی خاطر رباط کی زندگی گزارتے ہیں جس کی بڑی اہمیت وضرورت اور فضیلت ہے۔ وہ انبیائے کرام کے وارث ہیں اور خیر کو پھیلانے اور شر کے وائرس سے انسانیت کو بچانے والے وائرس ہیں۔ لہٰذا جس طرح انبیاء کرام اور خاص طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے فضیلت اور اعلیٰ مقام حاصل ہے اسی طرح انہوں نے دین وانسانیت کے راستے میں سب سے زیادہ مصائب ومشکلات جھیلیں اور برداشت کی ہیں۔ اسی طرح آپ ائمہ ومعلمین جن کی فضیلت واہمیت بھی مسلم ہے، اللہ نہ کرے کو بھی یہ مصیبتیں اور مشکلات جھیلنی پڑ سکتی ہیں۔ اس وقت ثبات قدمی اور استقامت ہی آپ کا اصل سرمایہ اور ملت کا اہم اثاثہ ہے۔ آج سب سے زیادہ افتاد ہمارے تعلیمی اداروں پر پڑی ہے جو ملک وملت کے قیمتی اور مفید سرچشمۂ قوت ہیں اور اس سے سب سے زیادہ متاثر آپ لوگ ہوئے ہیں۔ لیکن آپ کو ہمت نہیں ہارنی ہے، انبیاء کرام کا اسوہ ونمونہ اپنے پیش نظر رکھنا ہے اور پوری دلجمعی سے ان کے مشن کو جاری وساری رکھنا ہے۔ کورونا کال میں آپ ائمہ ودعاۃ اور معلمین نے اپنی خدمات کے ذریعہ انسانیت کی اعلی مثال قائم کی ہے۔ ہم آپ تمام شرکائے دورہ مساجد و مدارس کے ذمہ داران، علماء و مدربین، صوبائی، ضلعی، مقامی اور مرکزی جمعیات اہل حدیث کے ذمہ داران اور اپنے کارکنان کے بے حد شکر گزار ہیں اور سب کو بار بار خوش آمدید کہتے ہیں۔

امیر محترم نے اپنے خطاب میں مزید کہا کہ ایک وقت تھا جب مدارس اسلامیہ پر افتاد پڑی تھی اور مرکزی جمعیت نے حالات کی نبض شناسی کرتے ہوئے مدارس کنونشن بعنوان ”کیا مدارس اسلامیہ دہشت گردی کے اڈے ہیں یا خدمت انسانیت کے مراکز ہیں“ منعقد کیا تھا جس کے ایک پروگرام میں اس وقت کے وزیر داخلہ حکومت ہند جناب شیوراج پاٹل بھی مدعو تھے انہوں نے اپنے خطاب میں کہا تھا ”یہ دینی مدارس انسانیت سازی کے قلعے اور امن وخدمت انسانیت کے پیامبر ہیں، ان کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ قوم کو تعلیم کے ساتھ تربیت سے آراستہ کر کے حکومت کے کام میں ہاتھ بٹا رہے ہیں۔“ ان مدارس پر بھی آج ایک دوسری طرح کی افتاد آپڑی ہے، کورونا کی وبا کی وجہ سے ان کا مالی وتعلیمی نظام چرمرا گیا ہے اور اس میں سب سے زیادہ ہمارے علماء ودعاۃ ومعلمین متاثر ہوئے ہیں۔ اصحاب خیر حضرات کو ان کی بھرپور امداد کرنی چاہیے اور انہیں اس مالی بحران میں بے یار ومددگار نہیں چھوڑ دینا چاہیے۔ مدارس کے ذمہ داران ومساجد کے متولی حضرات

بھی ہمارے تعاون اور توجہ کے مستحق ہیں۔ساتھ ہی متولی حضرات ونظماء کرام کو چاہیے کہ وہ استقامت کی راہ اختیار کریں اور ان ائمہ ومدرسین کا ہر طرح سے خیال رکھیں اور حتی الامکان ان کی خبر گیری کریں۔

مولانا محمد ہارون سنابلی صاحب ناظم عمومی مرکزی جمعیت نے اپنے کلمات میں شرکاء دورہ کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دعاۃ کی ذمہ داری بہت بڑی ہے۔آپ کا مقام بہت بلند ہے۔اس مقام کو گرنے نہ دیں۔آپ کو جس مشن کے لیے تیار کیا جارہا ہے وہ انبیاء کی دعوت ہے۔انبیاء کی سیرت کا مطالعہ کریں گے تو احساس ہوگا کہ انہوں نے کتنی مصیبتیں جھیلیں۔آپ بھی ہمت نہ ہاریں۔انہوں نے اس دورے کے انعقاد کو سب کے لئے مفید بتایا اور اس سلسلے میں کی گئی کوششوں اور فکر مندیوں پر مبارک باد پیش کیا۔

مولانا ریاض احمد سلفی صاحب نائب ناظم مرکزی جمعیت نے اپنے افتتاحی کلمات میں شرکاء دورہ کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ اس دورہ کا انعقاد جمعیت کی متنوع سرگرمیوں اور خدمات کا ادنی سا حصہ ہے۔یہ دورہ تعلیم وتعلم کا سنہرا موقع ہے۔اس سے اسلاف کی یاد تازہ ہوتی ہے۔صحابہ کرام بھی اسی طرح سیکھنے کے لیے نکلتے تھے۔اسلاف نے علم سیکھنے کے لیے اسفار ورحلات کا اہتمام کیا۔یہ دورہ اس ناحیے سے بے حد مفید ہے کہ اس میں دینی وعصری مضامین شامل رہیں گے۔انہوں نے اس دورہ کے انعقاد پر مرکزی جمعیت کے امیر محترم ودیگر ذمہ داران کو خاص طور پر مبارکباد پیش کی اور اس کے تئیں اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

اس موقع پر ڈاکٹر سید عبدالعزیز سلفی صاحب نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے بھی اپنے گراں قدر خیالات کا اظہار کیا اور تاریخی روایات کا ذکر فرمایا اور دعاۃ ومعلمین کو مفید مشورے دیے۔

تاثرات پیش کرنے والوں میں حافظ محمد عبدالقیوم صاحب نائب امیر مرکزی جمعیت ،مولانا محمد علی مدنی صاحب اور حافظ محمد یوسف صاحب نائبین ناظم عمومی،مولانا عبدالستار سلفی امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث دہلی اور مولانا عرفان شاکر ناظم صوبائی جمعیت دہلی بھی تھے جنہوں نے اس ریفریشر کورس کے سلسلے میں اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا اور جمعیت کے ذمہ داران بالخصوص امیر محترم کو اس کے انعقاد پر مبارکباد پیش کی۔

اس افتتاحی پروگرام کا آغاز صبح دس بجے قاری دلشاد احمد صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران کے علاوہ دہلی کی مقتدر شخصیات اور تمام صوبائی جمعیات کے نامزد ائمہ، دعاۃ ومعلمین کی بڑی تعداد نے آن لائن شرکت کی۔

پروگرام کی نظامت کے فرائض دورے کے کنویز ڈاکٹر محمد شیث ادریس تیمی نے انجام دیے اور دورے کا مختصر تعارف بھی پیش کیا اور دورے میں ملک کے طول وعرض سے شریک ائمہ ودعاۃ اور معلمین کا تہ دل سے استقبال کرتے ہوئے کہا کہ اس پروگرام کا اصل مقصد تذکیر وتزکیہ اور ملک وملت کی خدمت کے جذبے کو مزید مہمیز وصیقل کرنا ہے۔پرگرام کا اختتام ناظم مالیات مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند الحاج وکیل پرویز کے بہترین تاثرات، تشجیعی وتشکراتی اور دعائیہ کلمات پر ہوا جنہوں نے شرکاء دورہ اور ان کو نامزد کرنے والی صوبائی جمعیات اہل حدیث کے علاوہ مرکزی جمعیت کے ذمہ داران بالخصوص امیر محترم اور کارکنان کا بھی شکریہ ادا کیا اور شرکاء کو اس سے بھرپور استفادے کی ترغیب دی۔اس افتتاحی پروگرام میں مفتی جمیل احمد مدنی استاذ المعہد العالی للتخصص فی الدراسات الاسلامیہ، حافظ شکیل احمد میرٹھی صاحب سابق امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث دہلی وغیرہ بھی شریک تھے۔

۷-محاضرات کی تفاصیل:

مورخہ 26جون 2021سنیچر کے پروگراموں کی تفصیلات حسب ذیل تھی:

پہلا محاضرہ:10 / بجے صبح

محاضر:فضیلۃ الشیخ ظفر الحسن مدنی صاحب حفظہ اللہ (شارجہ)

عنوان:اصلاح معاشرہ میں ائمہ مساجد کا کردار

دوسرا محاضرہ:10:50 / بجے صبح

محاضر:فضیلۃ الشیخ خورشید احمد سلفی صاحب حفظہ اللہ

شیخ الجامعہ جامعہ سراج العلوم السلفیہ، جھنڈانگر، نیپال

عنوان:علوم الحدیث-اہمیت،ضرورت، منہجیت اور موجودہ حالات کے تناظر میں ایمان بالرسالت کے تقاضے۔

تیسرا محاضرہ:11:35 / بجے دن

محاضر:فضیلۃ الدکتور عبدالرحمن بن عبدالجبار فریوائی صاحب حفظہ اللہ سابق پروفیسر امام محمد بن سعود اسلامک یونیورسٹی، ریاض

عنوان:طائفہ منصورہ کی پہچان اور مختلف ادوار میں اس کا تسلسل

مورخہ 27جون اتوار کے پروگرام کا شیڈول حسب ذیل رہا:

پہلا محاضرہ:10 / بجے صبح

محاضر:ایڈوکیٹ محمد فہیم خان صاحب حفظہ اللہ (دہلی ہائی کورٹ)

عنوان:ہندوستان میں مسلمانوں کے جمہوری حقوق اور مساجد ومدارس کا تحفظ۔

دوسرا محاضرہ:10:50 / بجے صبح

محاضر:فضیلۃ الشیخ اصغر علی امام مہدی سلفی صاحب حفظہ اللہ

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

عنوان:غلو-اسباب وعلاج اور منہج سلف۔

تیسرا محاضرہ:11:35 / بجے دن

محاضر:پروفیسر اختر الواسع صاحب حفظہ اللہ

صدر مولانا آزاد یونیورسٹی، جودھپور

عنوان: قومی یک جہتی وفرقہ وارانہ ہم آہنگی کے قیام میں ائمہ واساتذہ کا کردار۔

مورخہ 28/ جون 2021، سوموار کے پروگراموں کی تفصیل حسب ذیل ہے:

پہلا محاضرہ: 10 / بجے صبح

محاضر: فضیلۃ الشیخ شمیم احمد ندوی صاحب حفظہ اللہ

ناظم اعلی جامعہ سراج العلوم السلفیہ، جھنڈا نگر نیپال

عنوان: کورونا کال میں دینی مدارس ومکاتب کا تحفظ-طریقہ کار۔

دوسرا محاضرہ: 10:50 / بجے صبح

محاضر: فضیلۃ الشیخ خورشید عالم مدنی صاحب حفظہ اللہ

نائب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث بہار

عنوان: کامیاب داعی کے اوصاف، اسالیب دعوت اور وسائل۔

تیسرا محاضرہ: 11:35 / بجے دن

محاضر: فضیلۃ الشیخ شیر خان جمیل احمد مدنی صاحب حفظہ اللہ

سابق نائب ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث، برطانیہ

عنوان: عالمی وبا کووڈ 19 - چیلنجز، مشکلات اور احتیاطی تدابیر۔

مورخہ 29/ جون 2021، منگل کے پروگراموں کی تفصیل حسب ذیل تھی:

پہلا محاضرہ: 10 / بجے صبح

محاضر: فضیلۃ الشیخ مظہر علی مدنی صاحب حفظہ اللہ

شیخ الجامعہ جامعہ اسلامیہ فیض عام، مئوناتھ بھنجن، یوپی

عنوان: اخوت ورواداری کے قیام میں ائمہ ومعلمین کا کردار۔

دوسرا محاضرہ: 10:50 / بجے صبح

محاضر: فضیلۃ الشیخ اسعد اعظمی صاحب حفظہ اللہ

استاذ جامعہ سلفیہ (مرکزی دارالعلوم) بنارس، یوپی

عنوان: کووڈ 19 کی روک تھام میں علماء وائمہ مساجد کا کردار۔

تیسرا محاضرہ: 11:35 / بجے دن

محاضر: فضیلۃ الشیخ انیس الرحمٰن اعظمی صاحب حفظہ اللہ

امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث تامل ناڈو وپانڈیچری

عنوان: کامیاب مدرس کی خصوصیات۔

مورخہ 30/ جون 2021ء، بدھ کے پروگراموں کی تفصیل حسب ذیل تھی:

پہلا محاضرہ: 10 / بجے صبح

محاضر: فضیلۃ الشیخ ریاض احمد سلفی صاحب حفظہ اللہ

نائب ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

عنوان: علوم القرآن-اہمیت، ضرورت، منہجیت اور موجودہ حالات کے تناظر میں قرآن کریم پر ایمان کے تقاضے۔

دوسرا محاضرہ: 10:50 / بجے صبح

محاضر: فضیلۃ الشیخ محمد علی مدنی صاحب حفظہ اللہ

نائب ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

عنوان: دعوت الی اللہ-وسائل واسالیب اور تکثیری معاشرے میں داعی کا کردار۔

تیسرا محاضرہ: 11:35 / بجے دن

محاضر: فضیلۃ الدکتور عزیر شمس صاحب حفظہ اللہ

معروف وموقر اسلامی محقق، مکہ مکرمہ

عنوان: علم العقائد والکلام اور منہج سلف۔

مورخہ یکم جولائی 2021ء، جمعرات کے پروگراموں کی تفصیل حسب ذیل تھی:

پہلا محاضرہ: 10 / بجے صبح

محاضر: فضیلۃ الدکتور راشد فہیم الدین مدنی صاحب حفظہ اللہ

استاذ جامعہ امام ابن تیمیہ، بہار

عنوان: کامیاب مضمون وترجمہ نگاری کے اصول ومبادی۔

دوسرا محاضرہ: 10:50 بجے صبح

محاضر: فضیلۃ الشیخ جمیل احمد مدنی صاحب حفظہ اللہ

مفتی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

عنوان: افتاء کی اہمیت وضرورت اور اس کے بنیادی اصول۔

تیسرا محاضرہ: 11:35 / بجے دن

محاضر: فضیلۃ الشیخ صلاح الدین مقبول احمد صاحب حفظہ اللہ

سرپرست مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

عنوان: دین میں ثوابت ومتغیرات کی جدید اصطلاح اور اس کے مثبت ومنفی اثرات۔

ادبی وثقافتی محفل: بعد نماز عصر (4:30 / بجے شام)

زیر صدارت: پروفیسر ناصر محمود کمال (ابن کنول) صاحب حفظہ اللہ

سابق صدر شعبہ اردو، دہلی یونیورسٹی، دہلی

مورخہ 2/ جولائی 2021ء، جمعہ کے پروگراموں کی تفصیل حسب ذیل تھی:

پہلا محاضرہ: 10 / بجے صبح

محاضر: فضیلۃ الدکتور عبدالقیوم مدنی صاحب حفظہ اللہ

سابق استاذ جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ، ریس الخیمہ شاخ، متحدہ عرب امارات۔
عنوان: دہشت گردی کے خاتمے میں ائمہ مساجد و اساتذہ کا کردار۔
دوسرا محاضرہ: 10:50 / بجے صبح
محاضر: فضیلۃ الشیخ طٰہٰ سعید خالد مدنی صاحب حفظہ اللہ
امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث اڈیشہ
عنوان: خارجیت کے مظاہر اور اس کا علاج۔

مورخہ 3/ جولائی 2021ء، سنیچر کے پروگراموں کی تفصیل حسب ذیل تھی:

پہلا محاضرہ: 10 / بجے صبح
محاضر: فضیلۃ الدکتور عبدالقیوم مدنی صاحب حفظہ اللہ
سابق استاذ جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ، ریس الخیمہ شاخ، متحدہ عرب امارات
عنوان: دہشت گردی کے خاتمے میں ائمہ مساجد اور اساتذہ کا کردار۔
دوسرا محاضرہ: 10:50 / بجے صبح
محاضر: فضیلۃ الدکتور ظل الرحمٰن لطف الرحمٰن تیمی صاحب حفظہ اللہ
فوری مترجم ائمہ حرم مکی، مکہ مکرمہ
عنوان: عربی زبان میں ملکہ حاصل کرنے کا طریقہ (تحریر، تقریر، بول چال)۔
تیسرا محاضرہ: 11:35 / بجے دن
محاضر: فضیلۃ الشیخ رفیع احمد مدنی صاحب حفظہ اللہ
داعی آسٹریلیا
عنوان: سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ کیوں اور کیسے؟

۸-اختتامی اجلاس کے سلسلے میں پریس ریلیز کا اجراء:

مورخہ ۳/ جولائی ۲۰۲۱ء کو دورے سے متعلق پریس ریلیز جاری کی گئی جس میں کہا گیا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام ''تیرہواں دس روزہ آل انڈیا ورچول دورہ تدریبیہ برائے ائمہ، دعاۃ اور معلّمین'' کا اختتامی اجلاس کل مورخہ ۴/ جولائی ۲۰۱۲ء کو منعقد ہوگا۔ جس میں اہم دینی وملی اور جماعتی شخصیات شرکاء دورہ کی ہمت افزائی فرمائیں گی۔ پریس ریلیز کا متن:

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام ''تیرہواں دس روزہ آل انڈیا ورچول دورہ تدریبیہ برائے ائمہ ودعاۃ ومعلّمین'' کا اختتامی اجلاس کل مورخہ ۴/ جولائی ۲۰۲۱ء کو صبح دس بجے آن لائن منعقد ہوگا۔ جس میں ملک وملت اور جماعت کی سرکردہ شخصیات شریک ہوں گی اور پورے ملک سے اس دس روزہ دورے میں شریک امن واخوت کے علمبردار اور کورونا کال میں خدمت انسانیت کی اعلی مثال قائم کرنے والے ائمہ، دعاۃ اور معلمین کو نصائح اور مفید مشوروں سے نوازیں گی اور ان کی ہمت افزائی فرمائیں گی۔ یہ جانکاری مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند سے جاری ایک اخباری بیان میں دی گئی ہے۔

پریس ریلیز کے مطابق مورخہ ۲۵/ جون ۲۰۲۱ء سے جاری ائمہ، دعاۃ ومعلمین کے اس دس روزہ آل انڈیا ورچول ریفریشر کورس میں مختلف تخصصات کی اہم شخصیات نے سو سے زائد شرکائے دورہ کو قوم وملت اور انسانیت کو درپیش مسائل کے پرامن اور محبت واخوت پر مبنی حل کی تدابیر بتائیں اور امن وبھائی چارہ کے ماحول میں مزید بہتری کے ساتھ ملک وملت اور انسانیت کی خدمت، بھلائی کے کاموں کی انجام دہی اور اللہ کے پیغام کو اس بندوں تک پہنچانے کی تلقین وتذکیر فرمائی۔ اس دوران مختلف اہم موضوعات پر مختلف شعبہ حیات سے تعلق رکھنے والے ماہرین کے دو درجن محاضرے اور قیمتی سوالات وارشادات بھی ہوئے جن میں علوم القرآن- اہمیت، ضرورت، منہجیت اور قرآن کریم پر ایمان کے تقاضے، علوم الحدیث- اہمیت، ضرورت، منہجیت اور ایمان بالرسالت کے تقاضے، علم العقائد والکلام اور منہج سلف، ثوابت دین اور متغیرات کی جدید اصطلاح اور اس کے مثبت ومنفی اثرات، خارجیت کے مظاہر اور اس کا علاج، غلو- اسباب وعلاج اور منہج اہل حدیث، طائفہ منصورہ کی پہچان اور مختلف ادوار میں اس کا تسلسل، افتاء کی ضرورت اور اس کے بنیادی اصول، عالمی وبا کووڈ ۱۹ چیلینجز، مشکلات اور احتیاطی تدابیر اور شکوک وشبہات کا ازالہ، دعوت الی اللہ وسائل واسالیب اور تکثیری معاشرہ میں داعی کا کردار، کامیاب داعی کے اوصاف، اخلاق، اسالیب دعوت ووسائل، کووڈ کی روک تھام میں علماء وائمہ مساجد کا کردار، اصلاح معاشرے میں ائمہ مساجد کا کردار، سیکولر ہندوستان میں مدارس ومساجد کا تحفظ- طریقہ کار، کورونا کال میں دینی مدارس ومکاتب کا تحفظ- طریقہ کار، کامیاب مدرس کی خصوصیات، مضمون وترجمہ نگاری کے اصول ومبادی، عربی زبان میں ملکہ حاصل کرنے کا طریقہ (تحریر، تقریر، بول چال) سیرت نبوی کا مطالعہ کیوں اور کیسے؟ قومی یکجہتی وفرقہ وارانہ ہم آہنگی کے قیام میں ائمہ مساجد اور معلمین کا کردار، دہشت گردی کے خاتمہ میں ائمہ واساتذہ کا کردار، اخوت ورواداری کے قیام میں ائمہ ومعلمین کا کردار وغیرہ موضوعات قابل ذکر ہیں۔ اس دوران ایک ادبی وثقافتی مجلس کا بھی انعقاد عمل میں آیا جس میں شرکائے دورہ نے مختلف ہندوستانی زبانوں اور بولیوں میں موثر ومفید نظمیں پیش کیں۔ جو کہ اللہ کی نشانیوں کی مظہر اور قومی یک جہتی کی بڑی مثال تھی۔ اس دوران قرآن کریم کی چند سورتوں اور مختلف شعبہ ہائے حیات سے متعلق احادیث کے حفظ ومذاکرہ کے ساتھ ساتھ تزکیہ نفس وروحانی بالیدگی کو مزید پروان چڑھانے پر بھی توجہ مبذول کی گئی۔

۹-اختتامی اجلاس:

دورہ تدریبیہ کا اختتامی اجلاس مورخہ ۴/ جولائی ۲۰۲۱ء اتوار کو آن لائن گوگل میٹ پر منعقد ہوا۔ جس میں مرکزی وصوبائی جمعیات کے ذمہ داران اور اہم ملی جماعتوں کے سربراہان نے خطاب فرمایا۔ اس موقع پر امیر محترم مولانا اصغر علی امام

مہدی سلفی نے صدارتی خطاب فرمایا:

جماعت اہل حدیث کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ وہ ہمیشہ انسانیت کی خدمت کو پیش نظر رکھتی ہے جو کہ اس کا سرمایۂ افتخار ہے۔انگریزی استعمار کے سرخیلوں بالخصوص ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر نے اس جماعت کا یہی امتیاز بیان کیا ہے۔کیوں کہ علماء، انبیاء کے وارثین ہیں اور جس طرح انبیاء کرام خاص طور پر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق کے راستے میں جو پریشانیاں برداشت کر کے انسانیت کی خدمت کی وہ ان کے لیے اسوہ ونمونہ ہیں۔ماضی بعید میں امام احمد بن حنبلؒ وغیرہ اور ماضی قریب میں سرسید احمد خاں ،مولانا آزاد،سید احمد شہید،شاہ اسمعیل شہید رحمہم اللہ،اہل حدیثان صادق پور وغیرہم نے دین وانسانیت اور ملک وملت کی بے مثال خدمات انجام دی ہیں۔یہ جماعت حلف الفضول اور اور اسوہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں سب کے ساتھ تعاون کرتی ہے۔

امیر محترم نے اپنے خطاب میں حاضرین اجلاس خصوصا ذمہ داران مرکزی وصوبائی اور ذیلی جمعیات اہل حدیث اور ملی تنظیمات،دورے کے موقر محاضرین ،کشمیر سے لے کر کنیا کماری تک سے دورے میں شریک ائمہ،دعاۃ اور معلمین اور کارکنان جمعیت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ مرکزی جمعیت نے ہمیشہ خیر امت کا کردار ادا کیا ہے اور مشکل حالات میں بھی دیگر تنظیموں کا ساتھ دیا ہے کیونکہ جمعیت ہمیشہ ملی اتحاد اور قومی یک جہتی کی خاطر مل بیٹھنے کی پالیسی اور اصول پر گامزن رہی ہے۔ملک وملت وانسانیت کی بھلائی کی خاطر بیعت تک کرنے پر اس کی قیادت آمادہ رہی ہے۔ہمارا سلفی منہج ہمیں ہمیشہ اس بات کی دعوت دیتا ہے۔ہم ملی وملکی مفادات میں نازک حالات میں بھی پورے اعتدال کے ساتھ مسلم پرسنل لاء بورڈ کے شانہ بشانہ کھڑے رہے اور ہمارے موقف سے ملک وملت کو ہمیشہ فائدہ پہنچا ہے۔

امیر محترم نے مزید کہا کہ مدارس کے حالات ناگفتہ بہ ہیں۔اس وبا نے انہیں بے حال کر دیا ہے اور خدانخواستہ اگر یہ سلسلہ دراز ہوا تو ان کا وجود خطرے میں پڑ جائے گا۔ہمارے تاجروں اور اچھی ملازمت رکھنے والوں کو ان کا خیال رکھنا چاہیے ۔اور سمجھنا چاہیے کہ اگر اس طرف دھیان نہ دیا گیا تو یہ ایثار وقربانی کی تصویر پیش کرنے والے نظر نہیں آئیں گے۔ریفریشر کورس کی افادیت پر روشنی ڈالتے ہوئے امیر محترم نے کہا کہ یہ بہت اہم وعظیم الشان پروگرام رہا جس میں ائمہ ودعاۃ ومعلمین کو نازک ترین حالات بالخصوص کورونا کال میں بڑی رہنمائی حاصل ہوئی۔کورونا کی وبا سے لڑنے ،حکومتی آرڈیننس کے نفاذ اور دہشت گردی جیسے مہلک ناسور کی بیخ کنی کے لیے محاضرین حضرات نے بیش قیمت ارشادات وہدایات پیش کیں اور ہر طرح سے ملک وملت کے لیے مفید سے مفید تر بننے کے گر سکھائے،کووڈ ۱۹ ویکسن سے متعلق شبہات کا ازالہ فرمایا اور اس کی ضرورت وافادیت کو واضح کیا۔امیر محترم نے مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعائیں بھی کیں۔

مولانا محمد ہارون سنابلی صاحب ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے اپنے کلمات میں ریفریشر کورس کی ستائش کی اور اس کے لیے امیر مرکزی جمعیت مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کی اور کہا کہ کورونا کال میں علماء،دعاۃ ومعلمین ناگفتہ بہ حالات سے گزر رہے ہیں۔ایسے میں اصحاب خیر حضرات کو اس جانب توجہ دینی چاہیے اور علماء حضرات کو چاہیے کہ وہ ان مشکل حالات میں بھی اولوالعزمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سماج ومعاشرے کی اصلاح کا کام انجام دیتے رہیں کیونکہ یہ وارثین انبیاء کی منصبی ذمہ داری ہے۔

مولانا ریاض احمد سلفی صاحب نائب ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے اپنے افتتاحی کلمات میں ذمہ داران جمعیت نیز شرکاء دورہ کو مبارک باد پیش کی اور مرکزی جمعیت کی ہمہ جہت خدمات کا ذکر کیا، نیز کہا کہ جمعیت کا پیغام جو کہ دراصل کتاب وسنت ہی کا پیغام ہے اسے عام کرنے کی ضرورت ہے۔شرکاء کو چاہیے کہ وہ حاصل کی گئی معلومات کو حرز جان بنائیں اور ان کی روشنی میں ملت کی رہنمائی کریں یہ وقت کی ضرورت ہے اور اس کے لیے ہر شخص کو فکر مند ہونا چاہیے۔

امیر جماعت اسلامی ہند جناب سعادت اللہ حسینی صاحب نے اس ریفریشر کورس کے اختتامی اجلاس میں شرکت پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اسے اپنی سعادت پر محمول کیا اور اس کے لیے ذمہ داران جمعیت خصوصا امیر محترم کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اس دورے میں بڑی ہی خوبصورتی کے ساتھ متعلقہ عناوین کا احاطہ کیا گیا ہے جس سے چیلینجنگ حالات میں ملت کو سیکھنے کے مواقع حاصل ہوں گے۔انہوں نے کہا کہ ملی اتحاد کے نعرے بلند ہوتے رہتے ہیں لیکن اس کا دائرہ اپنی حد تک محدود ہے۔مدافعانہ ذہن بنا کر کبھی ترقی کی راہیں ہموار نہیں کی جاسکتیں۔ہمیں وقتی ودفاعی کاموں سے اوپر اٹھ کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ہندوستان میں کرنے کا اصل کام دعوت ہے۔اللہ کے بندوں تک اسلام کا پیغام پہنچانا،معاشرے کی اصلاح کرنا،سماج ومعاشرہ کو اوپر اٹھانا،اس کی خدمت کرنا یہ سب ایسی باتیں ہیں جن پر سب متفق ہیں اس لیے سب ملکر اتحاد کی راہیں تلاش کریں۔

ڈاکٹر ظفر الاسلام خان صاحب سابق چیرمین دہلی اقلیتی کمیشن نے جمعیت کی اس بات کے لیے ستائش کی کہ وہ اس طرح کے پروگرام تسلسل کے ساتھ کرتی رہتی ہے۔انہوں نے کورس کے عناوین کی بھی تعریف کی اور کہا کہ اس سے علماء دعاۃ وخطباء آج کے حالات میں بہت کچھ سیکھیں گے۔لوگوں کو قرآن کریم سے جوڑنا بہت ضروری ہے۔قرآن کریم صرف پڑھنے کے لیے نہیں ہے بلکہ اس کو سمجھ کر پڑھنا اور اس پر غور وتدبر کر کے عملی جامہ پہنانے کی ضرورت ہے۔ہمیں اس بات سے نہیں گھبرانا چاہیے کہ ہم اقلیت میں ہیں۔اسلام کے اولین دور میں لوگ اقلیت میں ہی تھے لیکن پھر بھی کامیابی سے ہمکنار ہوئے۔

پروفیسر اختر الواسع صاحب چانسلر مولانا آزاد یونیورسٹی جودھپور نے سب سے

پہلے امیر محترم کا اس پروگرام کے انعقاد کے لیے شکریہ ادا کیا اور مسلسل ۱۳ سالوں سے اسے منعقد کرتے رہنے پر مبارکباد پیش کی اور اس میں اپنی حاضری کو سعادت سے تعبیر کیا۔ انہوں نے کہا کہ جو کوئی بھی اچھا کام کر رہا ہے اس کو قبول کرنا چاہیے اس کی قدر کرنی چاہیے۔ انہوں نے شرکاء دورہ کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شرکاء دورہ کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی سب سے زیادہ پکڑ کرے گا جو جانتے ہوئے بھی اچھی باتیں عوام تک نہیں پہنچاتے۔

آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت کے صدر نوید حامد صاحب نے امیر محترم کو اس دورہ کے انعقاد پر مبارکباد پیش کی کہ انہوں نے اس مہاماری کے دور میں بھی اس عظیم الشان پروگرام کا انعقاد کیا جو کہ دو دہائی سے بھی زیادہ مدت سے جاری ہے۔ اس پروگرام کو جس طرح سے مرتب کیا گیا ہے وہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ہر طرف سے ملت پر یلغار ہو رہی ہے، اسکے لیے ہمیں سوچنا ہوگا کہ حالات کا کس طرح مقابلہ کیا جائے؟ پروگرام کی افادیت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس سے مسجدوں کی مرکزیت مستحکم ہوگی۔

مولانا مفتی عطاء الرحمٰن قاسمی صاحب صدر شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ، دہلی نے سب سے پہلے امیر محترم کی خدمت میں اس پروگرام کے انعقاد کے لیے ہدیہ تہنیت وتشکر پیش کیا جنہوں نے نامساعد حالات میں بھی ایک اہم ملی فریضہ کو فراموش نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ ملت کے مفاد کو مقدم رکھنے اور داعیانہ کردار سے کسی بھی صورت میں غفلت نہ برتنے کی سخت ضرورت ہے۔

سید اطہر حسین دہلوی صاحب صدر انجمن منہاج رسول نے کہا کہ میرے لیے یہ انتہائی مسرت وفخر کی بات ہے کہ گزشتہ تیرہ سالوں سے ائمہ ودعاۃ جن کا ہمارے سماج ومعاشرے میں اہم کردار ہے ان کے لیے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند یہ پروگرام برابر منعقد کر رہی ہے۔ مساجد کی اہمیت اور ان کے کردار کا موضوع بڑا اہم ہے۔ مساجد کے کردار کو مزید وسیع کرنے کی ضرورت ہے۔ جنوبی ہند میں جس طرح جمعیت اہل حدیث نے مساجد سے رفاہی خدمات انجام دے رہی ہے اس سے سبق سیکھنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مرکزی جمعیت کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ وہی جمعیت ہے کہ جب مدارس پر دہشت گردی کا الزام لگا تو اس نے عظیم الشان مدارس کنونشن کر کے اپنی آواز کو پارلیامنٹ تک پہنچایا، دہشت گردی کے خلاف سب سے پہلے پروگرام کیے اور دہشت گردی مخالف وبعدازاں داعش مخالف اجتماعی فتوی جاری کیا اور حکومتی سطح پر اس غلط پروپیگنڈے کی تردید کی گئی۔

استاذ الاساتذہ فضیلۃ الشیخ انیس الرحمٰن اعظمی صاحب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث تامل ناڈو نے ذمہ داران جمعیت وشرکاء دورہ کا شکریہ ادا کیا، اس میں پیش کیے گئے بیش بہا تاثرات کی تائید کی اور تاریخ ودعوت کے حوالے سے کچھ اچھی تجاویز پیش کیں۔

دورے کے سلسلے میں اپنے تاثرات پیش کرنے والوں میں سرپرست مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند ڈاکٹر عبدالرحمٰن بن عبدالجبار فریوائی صاحب وشیخ صلاح الدین مقبول احمد صاحب، نائب امیر مرکزی جمعیت حافظ عبدالقیوم صاحب، نائب ناظم مرکزی جمعیت مولانا محمد علی مدنی صاحب، ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث کرناٹکا وگوا محمد اسلم خان صاحب، امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث انڈومان ونکوبار ٹی حمزہ صاحب، امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث اڈیشہ مولانا طٰہ سعید خالد مدنی صاحب، امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث دہلی مولانا عبدالستار سلفی صاحب، ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث دہلی مولانا محمد عرفان شاکر صاحب، ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث مہاراشٹر مولانا سرفراز احمد اثری صاحب، امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث تلنگانہ ڈاکٹر سید آصف عمری صاحب، ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث مغربی بنگال مولانا ذکی احمد مدنی صاحب، امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث ہریانہ ڈاکٹر عیسیٰ انیس جامعی صاحب، ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث ہریانہ مولانا عبدالرحمٰن سلفی صاحب، نائب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث آندھرا پردیش مولانا خلیل الرحمٰن عمری صاحب، امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث جموں وکشمیر مولانا غلام محمد بٹ مدنی صاحب، نائب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث جموں وکشمیر ڈاکٹر عبداللطیف الکندی صاحب، ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث مشرقی یوپی مولانا شہاب الدین مدنی صاحب، مولانا منظر احسن سلفی صاحب (ممبئی)، مولانا عطاء اللہ انور صاحب (پٹنہ) وغیرہ بھی تھے جنہوں نے اس ریفریشر کورس کے سلسلے میں اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا اور جمعیت کے ذمہ داران بالخصوص امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی صاحب کو ان مشکل حالات میں بھی دورے کے کامیاب آن لائن انعقاد پر دلی مبارکباد پیش کی اور مرکزی جمعیت کی گوناگوں خدمات پر اپنی خوشی کا اظہار فرمایا۔ اس موقع پر مولانا عقیل اختر مکی صاحب ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث جھارکھنڈ، مولانا شمس الحق سلفی صاحب نائب ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث جھارکھنڈ، الحاج قمرالدین صاحب نائب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث دہلی وغیرہ اہم شخصیات بھی موجود رہیں۔

اس تیرہویں دس روزہ ورچوئل ریفریشر کورس برائے ائمہ ودعاۃ ومعلمین کے اختتامی پروگرام کا آغاز صبح دس بجے قاری صغیر احمد سلفی صاحب استاذ جامعہ اثریہ دارالحدیث مئو، یوپی کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند وصوبائی جمعیات کے ذمہ داران، موقر اراکین مرکزی مجلس عاملہ اور ملک کے مختلف صوبوں سے دورے میں شریک ائمہ، دعاۃ ومعلمین کے علاوہ ملی تنظیموں کے مؤقر قائدین وذمہ داران کی بڑی تعداد نے آن لائن شرکت کی۔

پروگرام کی نظامت کے فرائض دورے کے کنوینر ڈاکٹر محمد شیث ادریس تیمی نے انجام دیے اور پروگرام کے سبھی شرکاء کا پرجوش خیرمقدم کیا اور کہا کہ ملک وملت اور انسانیت کی تعمیر وترقی میں ائمہ مساجد واساتذہ مدارس کا کردار سے معنون یہ دورہ

تدریبیہ قومی وملی تناظر میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی اولیات کا مبارک تسلسل ،اس کے متنوع دینی ودعوتی،تعلیمی وتربیتی ،علمی وتحقیقی ،نشریاتی واعلامی،احصائیاتی وتعمیراتی،سماجی ورفاہی،قومی وملی اور انسانی خدمات ایک روشن باب اور موقر ذمہ داران خصوصا امیر محترم کی فکررسا، بلند نگہی، جاں پرسوزی اور جماعت وملت کے تئیں ان کی دردمندی اوراخلاص کا آئینہ دار ہے۔

پروگرام کا اختتام ناظم مالیات الحاج وکیل پرویز صاحب کے تشکراتی کلمات پر ہوا جنہوں نے شرکاء دورہ اوران کو نامزد کرنے والی صوبائی جمعیات اہل حدیث کے علاوہ مرکزی جمعیت کے ذمہ داران بالخصوص امیر محترم اور کارکنان کا بھی شکریہ ادا کیا اور جمعیت کی نوع بنوع خدمات کا بھی ذکر کیا۔اس دورے میں صوبائی جمعیات اہل حدیث آسام،مغربی بنگال، بہار،تمل ناڈو وپانڈیچری، مدھیہ پردیش، پنجاب،اڈیشہ،مغربی یوپی،مشرقی یوپی،انڈومان نیکوبار، جھارکھنڈ، دہلی، ہریانہ، کرناٹک وگوا،آندھراپردیش،تلنگانہ،مہاراشٹر،راجستھان،ممبئی،جموں وکشمیر،گجرات وغیرہ سے سو سے زائد ائمہ،دعاۃ اور معلمین شریک ہوئے۔

اوراس طرح اہمیت وتاثیر سے بھرپور یہ دس روزہ دورہ تدریبیہ کامیابی کے ساتھ اختتام کو پہنچا جو ایک اچھا تجربہ ثابت ہوا۔

۱۰-کلمۃ الشرکاء:

اس موقع پر تمام شرکائے دورہ کی نمائندگی کرتے ہوئے حافظ محمد شاکر صاحب اڈیشہ نے دورہ تدریبیہ کے سلسلے میں جن احساسات وجذبات اور تاثرات کا اظہاری کیا ان کو ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے:

الحمدللہ رب العالمین۔۔۔

موقر صدر مجلس، علمائے کرام، ذمہ داران دینی وملی تنظیمات اور ملک کے کونے کونے سے تشریف فرما شرکائے دورہ تدریبیہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ ہمارے لیے بے حد خوش نصیبی کی بات ہے کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام اپنی نوعیت کے اس منفرد دورہ تدریبیہ" تیرہواں دس روزہ آل انڈیا ورچول ریفریشر کورس برائے ائمہ،دعاۃ ومعلمین"میں شرکت کے بعد اس کے اختتامی اجلاس میں مجھے شرکائے دورہ کی نمائندگی کا زریں موقع میسر ہو رہا ہے۔اس کے لیے میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ وتولاہ ودیگر موقر ذمہ داران مرکزی جمعیت ومنتظمین دورہ تدریبیہ کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

بلاشبہ علم وعرفان اور تذکیر وتزکیہ سے بھرپور یہ دورۂ تدریبیہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی متنوع دینی ، دعوتی ، تعلیمی ، تربیتی ، اشاعتی ،صحافتی ،علمی وفکری ، رفاہی اورانسانی خدمات اور سرگرمیوں کی مبارک کڑی ہے۔جس کے لیے میں ایک بار پھر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے موقر ذمہ داران کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں جنہوں نے نہ صرف کورونا کے زمانے میں وقتا فوقتا ہدایات جاری کرکے قوم وملت اور انسانیت اور ائمہ ودعاۃ کی رہنمائی کی بلکہ لاک ڈاؤن کے موقع کو غنیمت جان کر،تمام تر تشویشات وتحفظات کو خاطر میں لائے بغیر، دینی وملی حلقوں میں چھائے ہوئے سناٹے کو چیرتے ہوئے اور مصائب کو مواقع میں بدلتے ہوئے ہم ائمہ، دعاۃ اور معلمین کی تربیت وٹریننگ کے لیے اس دس روزہ آل انڈیا ورچول ریفریشر کورس کو منعقد کیا اور ملک وملت اور انسانیت کو درپیش مسائل اور چیلینجز کے حل کی طرف رہنمائی کا اہتمام ہوا۔ برمحل عناوین اور بہترین محاضرین کے انتخاب پر بھی ہم آپ ذمہ داران کی خدمت میں گلدستہ تشکر وامتنان پیش کرتے ہیں۔دعا ہے کہ حرکت وعمل کا یہ کارواں پوری توانائی کے ساتھ اپنی منزل کی طرف گامزن رہے اور دین وجماعت اور ملک وملت اور انسانیت کی خدمات اسی طرح بحسن وخوبی انجام پاتی رہیں۔

اللہ کرے مرحلہ شوق نہ ہو طے

اس ریفریشر کورس سے ہمیں اپنی صلاحیتوں کو جلا بخشنے،عزائم میں توانائی پیدا کرنے اور سماج ومعاشرہ اور ملک وملت کی صحیح خطوط پر خدمت کرنے میں یقیناً مدد ملے گی۔ہمیں اس دس روزہ ریفریشر کورس سے بہت ساری معلومات حاصل ہوئیں اور روشنی ملیں۔اس میدان میں کام کرنے والی مختلف اہم شخصیات کے علوم ومعارف اور تجربات سے نظریاتی وعملی استفادے کا موقع ملا۔اس دس روزہ دینی، دعوتی،تعلیمی، تربیتی اورادبی پروگرام میں ہم نے وہ سب کچھ سیکھا اور حاصل کیا جو یقیناً ہماری دعوتی، تربیتی ،اصلاحی ورفاہی زندگی میں بڑی اہمیت کے حامل اور مشعل راہ ہیں۔ جہاں ہم نے مختلف دینی ودعوتی اور سماجی موضوعات،خصوصا کورونا کی روک تھام، دہشت گردی کا خاتمہ،غلو وتشدد سے بچاؤ،قومی یک جہتی واخوت اسلامی وانسانی کے قیام جیسے اہم عناوین پر ماہرین کے لکچرز سے استفادہ کیا، وہیں ہمیں قرآن کریم کی اہم سورتوں، احادیث شریفہ اور وظائف کے حفظ وتذکیر کا بھی سنہری موقع میسر ہوا۔

اے کاش کہ یہ علمی وروحانی سلسلہ مزید دراز ہوتا۔آخر میں ہم پھر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند اوراس کے ذمہ داران اوراس دورہ کے منتظمین خصوصاً دورہ تدریبیہ کے کنوینر ڈاکٹر محمد شیث ادریس تیمی حفظہ اللہ اوران کے معاونین ورفقاء کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ہمیں یہ نایاب موقع فراہم کیا۔اللہ تعالی ان تمام حضرات کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے ان کا سایہ تادیر جمعیت وجماعت پر قائم رکھے تاکہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند ملک وملت اور انسانیت کی بیش بہا خدمت انجام دیتی رہے۔

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم ہیں شرکاء دورۂ تدریبیہ برائے ائمہ، دعاۃ ومعلمین

☆☆☆

مرکزی جمعیت کی پریس ریلیز

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام ”تیرہواں دس روزہ آل انڈیا ورچول دورہ تدریبیہ برائے ائمہ، دعاۃ اور معلّمین“ کا اختتامی اجلاس کل

دہلی: ۳/جولائی ۲۰۲۱ء

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام ”تیرہواں دس روزہ آل انڈیا ورچول دورہ تدریبیہ برائے ائمہ ودعاۃ ومعلّمین“ کا اختتامی اجلاس کل مورخہ ۴/جولائی ۲۰۲۱ء کو صبح دس بجے آن لائن منعقد ہوگا۔ جس میں ملک وملت اور جماعت کی سرکردہ شخصیات شریک ہوں گی اور پورے ملک سے اس دس روزہ دورے میں شریک امن واخوت کے علمبرداراور کورونا کال میں خدمت انسانیت کی اعلی مثال قائم کرنے والے ائمہ، دعاۃ اور معلمین کو نصائح اور مفید مشوروں سے نوازیں گی اور ان کی ہمت افزائی فرمائیں گی۔ یہ جانکاری مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند سے جاری ایک اخباری بیان میں دی گئی ہے۔

پریس ریلیز کے مطابق مورخہ ۲۵/جون ۲۰۲۱ء سے جاری ائمہ، دعاۃ ومعلمین کے اس دس روزہ آل انڈیا ورچول ریفریشر کورس میں مختلف تخصصات کی اہم شخصیات نے سو سے زائد شرکائے دورہ کو قوم وملت اور انسانیت کو درپیش مسائل کے پرامن اور محبت واخوت پر مبنی حل کی تدابیر بتائیں اور امن وبھائی چارہ کے ماحول میں مزید بہتری کے ساتھ ملک وملت اور انسانیت کی خدمت، بھلائی کے کاموں کی انجام دہی اور اللہ کے پیغام کو اس بندوں تک پہنچانے کی تلقین وتذکیر فرمائی۔ اس دوران مختلف اہم موضوعات پر مختلف شعبہ حیات سے تعلق رکھنے والے ماہرین کے دو درجن محاضرے اور قیمتی سوالات وارشادات بھی ہوئے جن میں علوم القرآن- اہمیت، ضرورت، منہجیت اور قرآن کریم پر ایمان کے تقاضے، علوم الحدیث- اہمیت، ضرورت، منہجیت اور ایمان بالرسالت کے تقاضے، علم العقائد والکلام اور منہج سلف، ثوابت دین اور متغیرات کی جدید اصطلاح اور اس کے مثبت ومنفی اثرات، خارجیت کے مظاہر اور اس کا علاج، غلو- اسباب وعلاج اور منہج اہل حدیث، طائفہ منصورہ کی پہچان اور مختلف ادوار میں اس کا تسلسل، افتاء کی ضرورت اور اس کے بنیادی اصول، عالمی وبا کووڈ ۱۹ چیلنجز، مشکلات اور احتیاطی تدابیر اور شکوک وشبہات کا ازالہ، دعوت الی اللہ وسائل واسالیب اور تکثیری معاشرہ میں داعی کا کردار، کامیاب داعی کے اوصاف، اخلاق، اسالیب دعوت ووسائل، کووڈ کی روک تھام میں علماء وائمہ مساجد کا کردار، اصلاح معاشرے میں ائمہ مساجد کا کردار، سیکولر ہندوستان میں مدارس ومساجد کا تحفظ- طریقہ کار، کورونا کال میں دینی مدارس ومکاتب کا تحفظ- طریقۂ کار، کامیاب مدرس کی خصوصیات، مضمون وترجمہ نگاری کے اصول ومبادی، عربی زبان میں ملکہ حاصل کرنے کا طریقہ (تحریر، تقریر، بول چال) سیرت نبوی کا مطالعہ کیوں اور کیسے؟ قومی یکجہتی وفرقہ وارانہ ہم آہنگی کے قیام میں ائمہ مساجد اور معلمین کا کردار، دہشت گردی کے خاتمہ میں ائمہ واساتذہ کا کردار، اخوت ورواداری کے قیام میں ائمہ ومعلمین کا کردار وغیرہ موضوعات قابل ذکر ہیں۔ اس دوران ایک ادبی وثقافتی مجلس کا بھی انعقاد عمل میں آیا جس میں شرکائے دورہ نے مختلف ہندوستانی زبانوں اور بولیوں میں موثر ومفید نظمیں پیش کیں جو کہ اللہ کی نشانیوں کی مظہر اور قومی یک جہتی کی بڑی مثال تھی۔ اس دوران قرآن کریم کی چند سورتوں اور مختلف شعبہ ہائے حیات سے متعلق احادیث کے حفظ ومذاکرہ کے ساتھ ساتھ تزکیہ نفس وروحانی بالیدگی کو مزید پروان چڑھانے پر بھی توجہ مبذول کی گئی۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام تیرہواں آل انڈیا دس روزہ ورچوئل ریفریشر کورس برائے ائمہ ودعاۃ ومعلمین بحسن وخوبی اختتام پذیر

ائمہ کرام ملک وملت کو کورونا، دہشت گردی، تشدد، عدم برداشت اور فرقہ واریت کے وائرسوں سے نجات دہندہ ہیں/ مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی

نئی دہلی ۵/جولائی ۲۰۲۱ء

جماعت اہل حدیث کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ وہ ہمیشہ انسانیت کی خدمت کو پیش نظر رکھتی ہے جو کہ اس کا سرمایۂ افتخار ہے۔ انگریزی استعمار کے سرخیلوں بالخصوص ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر نے اس جماعت کا یہی امتیاز بیان کیا ہے۔ کیوں کہ علماء، انبیاء کے وارثین ہیں اور جس طرح انبیاء کرام خاص طور پر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق کے راستے میں جو پریشانیاں برداشت کرکے انسانیت کی خدمت کی وہ ان کے لیے اسوہ ونمونہ ہیں۔ ماضی بعید میں امام احمد بن حنبلؒ وغیرہ اور ماضی قریب میں سرسید احمد خاں، مولانا آزاد، سید احمد شہید، شاہ اسمٰعیل شہید رحمہم اللہ، اہل حدیثان صادق پور وغیرہم نے دین وانسانیت اور ملک وملت کی بے مثال خدمات انجام دی ہیں۔ یہ جماعت حلف الفضول اور اسوہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں سب کے ساتھ تعاون کرتی ہے۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے کیا۔ آپ گزشتہ کل مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام تیرہویں آل انڈیا دس روزہ ورچوئل ریفریشر کورس برائے ائمہ

،دعاۃ ومعلمین کے اختتامی اجلاس میں شرکاء دورہ ودیگر مشارکین سے آن لائن صدارتی خطاب فرمارہے تھے۔

امیر محترم نے اپنے خطاب میں حاضرین اجلاس خصوصا ذمہ داران مرکزی وصوبائی اور ذیلی جمعیات اہل حدیث اور ملی تنظیمات،دورے کے موقر محاضرین ،کشمیر سے لے کر کنیا کماری تک سے دورے میں شریک ائمہ،دعاۃ اور معلمین اور کارکنان جمعیت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ مرکزی جمعیت نے ہمیشہ خیرامت کا کردار ادا کیا ہے اور مشکل حالات میں بھی دیگر تنظیموں کا ساتھ دیا ہے کیونکہ جمعیت ہمیشہ ملی اتحاد اور قومی یک جہتی کی خاطر مل بیٹھنے کی پالیسی اور اصول پر گامزن رہی ہے۔ملک وملت وانسانیت کی بھلائی کی خاطر بیعت تک کرنے پر اس کی قیادت آمادہ رہی ہے۔ہمارا سلفی منہج ہمیں ہمیشہ اس بات کی دعوت دیتا ہے۔ہم ملی وملکی مفادات میں نازک حالات میں بھی پورے اعتدال کے ساتھ مسلم پرسنل لاء بورڈ کے شانہ بشانہ کھڑے رہے اور ہمارے موقف سے ملک وملت کو ہمیشہ فائدہ پہنچا ہے۔

امیر محترم نے مزید کہا کہ مدارس کے حالات ناگفتہ بہ ہیں۔اس وبا نے انہیں بے حال کردیا ہے اور خدانخواستہ اگر یہ سلسلہ دراز ہوا تو ان کا وجود خطرے میں پڑ جائے گا۔ہمارے تاجروں اور اچھی ملازمت رکھنے والوں کو ان کا خیال رکھنا چاہیے ۔اور سمجھنا چاہیے کہ اگر اس طرف دھیان نہ دیا گیا تو یہ ایثار وقربانی کی تصویر پیش کرنے والے نظر نہیں آئیں گے۔ریفریشر کورس کی افادیت پر روشنی ڈالتے ہوئے امیر محترم نے کہا کہ یہ بہت اہم وعظیم الشان پروگرام رہا جس میں ائمہ ودعاۃ ومعلمین کو نازک ترین حالات بالخصوص کرونا کال میں بڑی رہنمائی حاصل ہوئی۔کورونا کی وبا سے لڑنے ،حکومتی آرڈیننس کے نفاذ اور دہشت گردی جیسے مہلک ناسور کی بیخ کنی کے لیے محاضرین حضرات نے بیش قیمت ارشادات وہدایات پیش کیں اور ہر طرح سے ملک وملت کے لیے مفید سے مفید تر بننے کے گر سکھائے،کووڈ۱۹ ویکسن سے متعلق شبہات کا ازالہ فرمایا اور اس کی ضرورت وافادیت کو واضح کیا۔امیر محترم نے مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعائیں بھی کیں۔

مولانا محمد ہارون سنابلی ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے اپنے کلمات میں ریفریشر کورس کی ستائش کی اور اس کے لیے امیر مرکزی جمعیت مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کی اور کہا کہ کورونا کال میں علماء،دعاۃ ومعلمین ناگفتہ بہ حالات سے گزر رہے ہیں۔ایسے میں اصحاب خیر حضرات کو اس جانب توجہ دینی چاہیے اور علماء حضرات کو چاہیے کہ وہ ان مشکل حالات میں بھی اولوالعزمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سماج ومعاشرے کی اصلاح کا کام انجام دیتے رہیں کیونکہ یہ وارثین انبیاء کی منصبی ذمہ داری ہے۔

مولانا ریاض احمد سلفی نائب ناظم مرکزی جمعیت نے اپنے افتتاحی کلمات میں ذمہ داران جمعیت نیز شرکاء دورہ کو مبارک باد پیش کی اور مرکزی جمعیت کی ہمہ جہت خدمات کا ذکر کیا،نیز کہا کہ جمعیت کا پیغام جوکہ دراصل کتاب وسنت ہی کا پیغام ہے اسے عام کرنے کی ضرورت ہے۔شرکاء کو چاہیے کہ وہ حاصل کی گئی معلومات کو حرز جان بنائیں اور ان کی روشنی میں ملت کی رہنمائی کریں یہ وقت کی ضرورت ہے اور اس کے لیے ہر شخص کو فکر مند ہونا چاہیے۔

امیر جماعت اسلامی ہند جناب سعادت اللہ حسینی نے اس ریفریشر کورس کے اختتامی اجلاس میں شرکت پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اسے اپنی سعادت پر محمول کیا اور اس کے لیے ذمہ داران جمعیت خصوصا امیر محترم کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اس دورے میں بڑی ہی خوبصورتی کے ساتھ متعلقہ عناوین کا احاطہ کیا گیا ہے جس سے چیلنجنگ حالات میں ملت کو سیکھنے کے مواقع حاصل ہوں گے۔انہوں نے کہا کہ ملی اتحاد کے نعرے بلند ہوتے رہتے ہیں لیکن اس کا دائرہ اپنی حد تک محدود ہے۔مدافعانہ ذہن بنا کر کبھی ترقی کی راہیں ہموار نہیں کی جاسکتیں۔ہمیں وقتی ودفاعی کاموں سے اوپر اٹھ کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ہندوستان میں کرنے کا اصل کام دعوت ہے۔ اللہ کے بندوں تک اسلام کا پیغام پہنچانا ،معاشرے کی اصلاح کرنا،سماج ومعاشرہ کو اوپر اٹھانا،اس کی خدمت کرنا یہ سب ایسی باتیں ہیں جن پر سب متفق ہیں اس لیے سب ملکر اتحاد کی راہیں تلاش کریں۔

ڈاکٹر ظفر الاسلام خان سابق چیرمین دہلی اقلیتی کمیشن نے جمعیت کی اس بات کے لیے ستائش کی وہ اس طرح کے پروگرام تسلسل کے ساتھ کرتی رہتی ہے۔انہوں نے کورس کے عناوین کی بھی تعریف کی اور کہا کہ اس سے علماء دعاۃ وخطباء آج کے حالات میں بہت کچھ سیکھیں گے۔لوگوں کو قرآن کریم سے جوڑنا بہت ضروری ہے۔قرآن کریم صرف پڑھنے کے لیے نہیں ہے بلکہ اس کو سمجھ کر پڑھنا اور اس پر غوروتدبر کرکے عملی جامہ پہنانے کی ضرورت ہے۔ہمیں اس بات سے نہیں گھبرانا چاہیے کہ ہم اقلیت میں ہیں۔اسلام کے اولین دور میں لوگ اقلیت میں ہی تھے لیکن پھر بھی کامیابی سے ہمکنار ہوئے۔

پروفیسر اختر الواسع چانسلر مولانا آزاد یونیورسٹی جودھپور نے سب سے پہلے امیر محترم کا اس پروگرام کے انعقاد کے لیے شکریہ ادا کیا اور مسلسل ۱۳ سالوں سے اسے منعقد کرتے رہنے پر مبارکباد پیش کی اور اس میں اپنی حاضری کو سعادت سے تعبیر کیا۔انہوں نے کہا کہ جو کوئی بھی اچھا کام کررہا ہے اس کو قبول کرنا چاہیے اس کی قدر کرنی چاہیے۔انہوں نے شرکاء دورہ کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شرکاء دورہ کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالی ان لوگوں کی سب سے زیادہ پکڑ کرے گا جو جانتے ہوئے بھی اچھی باتیں عوام تک نہیں پہنچاتے۔

آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت کے صدر نوید حامد نے امیر محترم کو اس دورہ کے انعقاد پر مبارکباد پیش کی کہ انہوں نے اس مہاماری کے دور میں بھی اس عظیم الشان پروگرام کا انعقاد کیا جو کہ دو دہائی سے بھی زیادہ مدت سے جاری ہے۔اس پروگرام کو جس طرح سے مرتب کیا گیا ہے وہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔ہر طرف سے ملت پر یلغار ہورہی ہے ،اسکے لیے ہمیں سوچنا ہوگا کہ حالات کا کس طرح مقابلہ

کیا جائے؟ پروگرام کی افادیت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس سے مسجدوں کی مرکزیت مستحکم ہوگی۔

مولانا مفتی عطاء الرحمٰن قاسمی صدر شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ، دہلی نے سب سے پہلے امیر محترم کی خدمت میں اس پروگرام کے انعقاد کے لیے ہدیہ تہنیت وتشکر پیش کیا جنہوں نے نامساعد حالات میں بھی ایک اہم ملی فریضہ کو فراموش نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ ملت کے مفاد کو مقدم رکھنے اور داعیانہ کردار سے کسی بھی صورت میں غفلت نہ برتنے کی سخت ضرورت ہے۔

سید اطہر حسین دہلوی صدر انجمن منہاج رسول نے کہا کہ میرے لیے یہ انتہائی مسرت وفخر کی بات ہے کہ گزشتہ تیرہ سالوں سے ائمہ ودعاۃ جن کا ہمارے سماج ومعاشرے میں اہم کردار ہے ان کے لیے مرکزی جمعیت یہ پروگرام برابر منعقد کر رہی ہے۔ مساجد کی اہمیت اور ان کے کردار کا موضوع بڑا اہم ہے۔ مساجد کے کردار کو مزید وسیع کرنے کی ضرورت ہے۔ جنوبی ہند میں جس طرح مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند مساجد سے رفاہی خدمات انجام دے رہی ہے اس سے سبق سیکھنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مرکزی جمعیت کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ وہی جمعیت ہے کہ جب مدارس پر دہشت گردی کا الزام لگا تو اس نے عظیم الشان مدارس کنونشن کر کے اپنی آواز کو پارلیامنٹ تک پہنچایا، دہشت گردی کے خلاف سب سے پہلے پروگرام کیے اور دہشت گردی وداعش مخالف اجتماعی فتوی جاری کیا اور حکومتی سطح پر اس غلط پروپیگنڈے کی تردید کی گئی۔

استاذ الاساتذہ فضیلۃ الشیخ انیس الرحمٰن اعظمی امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث تامل ناڈو نے ذمہ داران جمعیت وشرکاء دورہ کا شکریہ ادا کیا، اس میں پیش کیے گئے بیش بہا تاثرات کی تائید کی اور تاریخ ودعوت کے حوالے سے کچھ اچھی تجاویز پیش کیں۔

شرکائے ریفریشر کورس کے نمائندہ حافظ محمد شاکر نے کہا کہ یہ ہمارے لیے انتہائی سعادت کی بات ہے کہ یہ عظیم الشان دورہ منعقد ہوا اور اس اجلاس میں مجھے شرکاء دورہ کی نمائندگی کا شرف حاصل ہوا۔ اس کے لئے میں مرکزی جمعیت کے امیر محترم ودیگر ذمہ داران کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور جمعیت کی ہمہ جہت خدمات پر ان کو ہدیہ تبریک وتہنیت پیش کرتا ہوں جنہوں نے قوم وملت کی رہنمائی کی اور شرکاء کی ٹریننگ کے لیے کورونا کال میں یہ دورہ منعقد کیا۔ بہترین عناوین، تجربہ کار محاضرین کا انتخاب کیا گیا جس کی بنا پر بہت زیادہ معلومات میں اضافہ ہوا، ماہرین سے نظری و عملی استفادہ کا موقعہ ملا۔ ہمیں وہ سب باتیں معلوم ہوئیں جو ہمارے لیے ان شاء اللہ مشعل راہ ثابت ہوں گی۔ ہمیں اس کورس سے قومی اخوت، امن وسلامتی کا پیغام ملا، قرآن کریم کی بعض سورتوں اور احادیث اور اوراد کے حفظ ومذاکرے کا موقعہ ملا۔ دعا گو ہوں کہ یہ قافلہ اپنی منزل کی جانب یوں ہی رواں دواں رہے۔ اللہ ان کی خدمات کو قبول فرمائے۔

دورے کے سلسلے میں اپنے تاثرات پیش کرنے والوں میں سرپرست مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند ڈاکٹر عبدالرحمٰن بن عبدالجبار فریوائی وشیخ صلاح الدین مقبول احمد، نائب امیر مرکزی جمعیت حافظ عبدالقیوم، نائب ناظم مرکزی جمعیت مولانا محمد علی مدنی، ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث کرناٹکا وگوا محمد اسلم خان، امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث انڈومان ونکوبار ٹی حمزہ، امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث اڈیشہ مولانا طہ سعید خالد مدنی، امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث دہلی مولانا عبدالستار سلفی، ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث دہلی مولانا محمد عرفان شاکر، ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث مہاراشٹر مولانا سرفراز احمد اثری، امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث تلنگانہ ڈاکٹر سید آصف عمری، ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث مغربی بنگال مولانا ذکی احمد مدنی، امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث ہریانہ ڈاکٹر عیسیٰ خاں انیس جامعی، ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث ہریانہ مولانا عبدالرحمٰن سلفی، نائب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث آندھرا پردیش مولانا خلیل الرحمٰن عمری، امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث جموں وکشمیر مولانا غلام محمد بٹ مدنی، نائب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث جموں وکشمیر ڈاکٹر عبداللطیف الکندی، ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث مشرقی یوپی مولانا شہاب الدین مدنی، مولانا منظر احسن سلفی (ممبئی)، مولانا عطاء اللہ انور (پٹنہ) وغیرہ بھی تھے جنہوں نے اس ریفریشر کورس کے سلسلے میں اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا اور جمعیت کے ذمہ داران بالخصوص امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی کو ان مشکل حالات میں بھی دورے کے کامیاب آن لائن انعقاد پر دلی مبارکباد پیش کی اور مرکزی جمعیت کی گوناگوں خدمات پر اپنی خوشی کا اظہار فرمایا۔ اس موقع پر مولانا عقیل اختر مکی ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث جھارکھنڈ، مولانا شمس الحق سلفی نائب ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث جھارکھنڈ، الحاج قمر الدین نائب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث دہلی وغیرہ اہم شخصیات بھی موجود رہیں۔

واضح ہو کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام تیرہویں دس روزہ ورچوئل ریفریشر کورس برائے ائمہ ودعاۃ ومعلمین کے اختتامی پروگرام کا آغاز صبح دس بجے قاری صغیر احمد سلفی استاذ جامعہ اثریہ دارالحدیث مئو، یوپی کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند وصوبائی جمعیات کے ذمہ داران، موقر اراکین مرکزی مجلس عاملہ اور ملک کے مختلف صوبوں سے دورے میں شریک ائمہ، دعاۃ ومعلمین کے علاوہ ملی تنظیموں کے مؤقر قائدین وذمہ داران کی بڑی تعداد نے آن لائن شرکت کی۔

پروگرام کی نظامت کے فرائض دورے کے کنوینز ڈاکٹر محمد شیث ادریس تیمی نے انجام دیے اور پروگرام کے سبھی شرکاء کا پرجوش خیر مقدم کیا اور کہا کہ ملک وملت اور انسانیت کی تعمیر وترقی میں ائمہ مساجد واساتذہ مدارس کا کردار سے معنون یہ دورہ تدریبیہ قومی وملی تناظر میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی اولیات کا مبارک تسلسل ہے، اس کے متنوع دینی ودعوتی، تعلیمی وتربیتی، علمی وتحقیقی، نشریاتی واعلامی، احصائیاتی وتعمیراتی، سماجی ورفاہی، قومی وملی اور انسانی خدمات ایک روشن باب اور موقر ذمہ

داران خصوصا امیر محترم کی فکر رسا، بلند نگہی، جاں پرسوزی اور جماعت وملت کے تئیں ان کی دردمندی اور اخلاص کا آئینہ دار ہے۔

پروگرام کا اختتام ناظم مالیات الحاج وکیل پرویز کے تشکراتی کلمات پر ہوا جنہوں نے شرکاء دورہ اوران کو نامزد کرنے والی صوبائی جمعیات اہل حدیث کے علاوہ مرکزی جمعیت کے ذمہ داران بالخصوص امیر محترم اور کارکنان کا بھی شکریہ ادا کیا اور جمعیت کی نوع بنوع خدمات کا بھی ذکر کیا۔ واضح ہو کہ کورونا کی وبا اور حکومتی گائڈ لائنز کے مدنظر یہ پروگرام گوگل میٹ کے ذریعے منعقد کیا گیا جس میں صوبائی جمعیات اہل حدیث آسام، مغربی بنگال، بہار، تمل ناڈو و پانڈیچری، مدھیہ پردیش، پنجاب، اڈیشہ، مغربی یوپی، مشرقی یوپی، انڈومان نیکوبار، جھارکھنڈ، دہلی، ہریانہ، کرناٹک وگوا، آندھرا پردیش، تلنگانہ، مہاراشٹر، راجستھان، ممبئی، جموں وکشمیر، گجرات وغیرہ سے سو سے زائد ائمہ، دعاۃ اور معلمین شریک ہوئے۔ دورے کا آغاز مورخہ ۲۵/جون ۲۰۲۱ء کو آن لائن ہوا اور الحمدللہ مورخہ ۴/جولائی ۲۰۲۱ء کو کامیابی کے ساتھ اختتام کو پہنچا جو ایک اچھا تجربہ ثابت ہوا۔

ماہ ذی الحجہ کا چاند دیکھنے کا اہتمام کریں/مرکزی اہل حدیث رویت ہلال کمیٹی، دہلی

۱۰/جولائی ۲۰۲۱ء، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مرکزی اہل حدیث رویت ہلال کمیٹی دہلی نے اخبار کے نام جاری ایک بیان میں عوام خواص خصوصاً صوبائی وذیلی جمعیات سے اپیل کی ہے کہ کل مورخہ ۲۹/ذوالقعدہ ۱۴۴۲ھ مطابق ۱۱/جولائی ۲۰۲۱ء کو ماہ ذی الحجہ ۱۴۴۲ھ کا چاند دیکھنے کا اہتمام کریں اور رویت ہلال ماہ ذی الحجہ سے متعلق مستند و مصدقہ خبر سے مرکزی اہل حدیث رویت ہلال کمیٹی دہلی کو فون نمبر 011-23273407 پر مطلع فرمائیں۔ نیز مرکزی اہل حدیث رویت ہلال کمیٹی دہلی کے اعلان رویت یا عدم رویت کے بعد ہی صوبائی ومقامی سطح پر واٹس ایپ یا دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعہ اس کا اعلان کریں اور امت وجماعت کو انتشار سے بچائیں۔ افراد ملت خصوصاً احباب جماعت اس جانب حتی الامکان توجہ مبذول فرمائیں اور اس سلسلے میں عجلت سے کام نہ لیں۔ ملی تنظیمیں اعلان سے پہلے ایک دوسرے سے مشورہ کریں۔ الحمدللہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند اس حوالے سے بھی بھرپور کردار ادا کرتی ہے۔

ذوالحجہ کا چاند نظر آ گیا عیدالاضحیٰ ۲۱/جولائی کو

دہلی: ۱۱/جولائی ۲۰۲۱ء

آج مورخہ ۲۹/ذوالقعدہ ۱۴۴۲ھ مطابق ۱۱/جولائی ۲۰۲۱ء بروز اتوار بعد نماز مغرب بمقام اہل حدیث کمپلیکس، اوکھلا، نئی دہلی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مرکزی اہل حدیث رؤیت ہلال کمیٹی دہلی کی ایک اہم میٹنگ منعقد ہوئی اور رؤیت ہلال ماہ ذوالحجہ کے سلسلے میں حسب سابق ملک کے اکثر صوبوں کے ذمہ داروں، ملی تنظیموں اور متعدد رویت ہلال کمیٹیوں سے بذریعہ فون رابطے کیے گئے۔ جس میں بعض صوبوں؛ مثلا آسام، جھارکھنڈ، بہار، مغربی بنگال، یوپی، آندھرا پردیش، تمل ناڈو وغیرہ سے رؤیت ہلال ماہ ذوالحجہ کی مصدقہ ومستند خبریں موصول ہوئیں۔ جن کی بناء پر مرکزی اہل حدیث رؤیت ہلال کمیٹی دہلی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کل مورخہ ۱۲/جولائی ۲۰۲۱ء بروز سوموار ذوالحجہ کی پہلی تاریخ ہوگی۔ اور مورخہ ۲۱/جولائی ۲۰۲۱ء، بدھ کو عیدالاضحیٰ منائی جائے گی۔ ان شاءاللہ

ملک کے متعدد مقامات میں سیلاب سے جانی ومالی نقصانات پر اظہار رنج وغم اور تعاون کی اپیل

دہلی ۲۷/جولائی ۲۰۲۱ء

ملک کے متعدد مقامات خصوصا صوبہ مہاراشٹر اور بہار وغیرہ کے بعض اضلاع کے اندر غیر معمولی بارش کی وجہ سے سیلاب کی ابتر صورت حال اور اس کے نتیجہ میں ہونے والے بھاری جانی ومالی نقصانات شدید رنج وغم کا باعث ہیں اور اس مصیبت کی گھڑی میں سب ہی سے انسانیت کے ناطے تعاون کی اپیل ہے۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے اخبار کے نام جاری اپنے ایک بیان میں کیا۔ امیر محترم نے سیلاب کے متاثرین سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے کہا کہ مصیبت زدہ علاقوں خصوصا مہاراشٹر میں بارش رکنے کا نام نہیں لے رہی ہے اور تباہی بڑھتی ہی جا رہی ہے لہٰذا وہ صبر وتحمل کا دامن تھامے رہیں اور آپسی بھائی چارہ اور باہمی تعاون کا خاص خیال رکھیں۔ علاوہ ازیں تمام ہمدردان قوم وملت سے بلاتفریق مذہب اپیل کی ہے کہ وہ مصیبت کی اس گھڑی میں انسانیت کے رشتے کو نبھاتے ہوئے اپنے بھائیوں کی بھرپور امداد کریں۔ اسی طرح صوبائی ومرکزی حکومتوں سے مطالبہ کیا ہے کہ متاثرین کی راحت رسانی، باز آبادکاری نیز نقصانات کے معاوضہ کے سلسلہ میں مناسب اقدامات کریں، اس میں کسی قسم کی تساہلی نہ برتی جائے اور انتظامیہ کو پوری طرح چوکس کر دیا جائے۔

مرکزی جمعیت نے مصیبت کی اس گھڑی میں متاثرین کے لیے دعا اور تمام بھائیوں خصوصا اپنی تمام صوبائی شاخوں کے ذمہ داروں سے ان کی امداد کے لئے اپنے اپنے صوبوں سے بھرپور تعاون کی اپیل کی ہے۔ امیر محترم نے مزید کہا کہ اتنے بڑے پیمانے پر جان ومال کی تباہی وبربادی، قدرتی نظام کا حصہ ہے اور اس طرح کی آفات ارضی و سماوی، زمین پر بسنے والے ہم انسانوں کے گناہوں کے عام ہو جانے کی وجہ سے ہی آتی ہیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ سنبھلنے کے لئے کبھی کبھی اپنی نشانیاں ظاہر کرتا ہے اور اپنے بعض بندوں کو آزماتا ہے لہٰذا اس سے بندوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے اور صبر واحتساب سے کام لینا چاہئے اور عالمی پیمانے پر جہاں بھی لوگ قسم قسم کی پریشانیوں میں مبتلا اور مصیبت زدہ ہیں سب کے لئے اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا کرنی چاہئے اور تعاون میں جہاں تک ممکن ہو حصہ لینا چاہئے۔

بجرڈیہہ بنارس کی ایک اہم شخصیت الحاج محمد یعقوب صاحب کا سانحہ انتقال پرملال:

نہایت افسوس کے ساتھ یہ خبر دی جارہی ہے کہ بنارس بجرڈیہہ کی ایک عظیم شخصیت الحاج محمد یعقوب صاحب سابق صدر مدرسہ احیاء السنہ بجرڈیہہ کا ایک طویل علالت کے بعد، بعد نماز فجر ۲رجولائی ۲۰۲۱ء کو صبح چھ بج کر پندرہ منٹ پرانتقال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

موصوف ہردلعزیز اور کامیاب تاجر تھے۔انہوں نے جماعتی، سماجی، تعلیمی اور رفاہی میدانوں میں کارہائے نمایاں انجام دئے۔ بنارس میں اپنے رفقاء کے ساتھ جماعتی اور سماجی کاموں کی انجام دہی میں اپنے آپ میں ایک مثال تھے۔ جماعتی ولی اور برادران وطن، اور اپنوں اور غیروں میں بہت مقبول تھے۔خیر کے کاموں میں پیش پیش رہتے تھے، مسائل ومشکلات میں یہی نہیں کہ ثابت قدم رہتے تھے بلکہ دوسروں کو آپ کی وجہ سے ہمت اور قوت بہم پہنچتی تھی، بجرڈیہہ بنارس کی جماعتی تاریخ میں الحاج محمد یعقوب، الحاج محمد قاسم عم محترم شیخ جنید احمد مکی حفظہ اللہ اور الحاج محمد عمر، الحاج محمد زکریا کے متنوع جماعتی کاموں کو اور مختلف معاملات میں اہم مواقف کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔خصوصاً اول الذکر دونوں حضرات کا کسی کام کا بیڑا اٹھالینا اس کی کامیابی اور فتح کی ضمانت سمجھی جاتی تھی۔ اللہ تعالی ان سب کی مغفرت کرے اور غریق رحمت فرمائے۔حقیقت یہ ہے کہ حاجی یعقوب صاحب مرحوم کی وفات کے ساتھ بنارس کی جماعت کے ایک عہد کا خاتمہ ہوگیا۔

سن 1979ء میں بحیثیت طالب علم بنارس جامعہ سلفیہ میں میرا ورود ہوا اور ابتدائی دنوں میں ہی حاجی یعقوب صاحب سے ملاقات ہوگئی وہ باوجود دس وسال میں تفاوت کبیر اور فرق عظیم کے ایک بزرگ دوست اور ملاقاتی کی حیثیت سے پیش آتے رہے اور یہ سلسلہ میرے جامعہ میں تدریس کے زمانے سے گزرتا ہوا دلی منتقل ہونے کے بعد تک جاری رہا، گزشتہ سال بنارس کے سفر میں ایک اہم کام آپ کی زیارت اور عیادت بھی مدنظر تھا۔آج وہ ہم سب کو مغموم چھوڑ کر بعمر 97 سال اپنے رب سے جا ملے۔ ان کے اکثر زندگی کے رفیقان سفر، سفر آخرت پر پہلے ہی جا چکے ہیں۔ قدر دانوں اور مرتبہ شناسوں کی کمی نہیں تھی پھر بھی وہ پہلی سی بات کہاں رہ گئی تھی۔ اللہ جزائے خیر دے برادر مکرم شیخ جنید مکی کو کہ انہوں نے ان کے شایان شان ان کا پاس ولحاظ رکھا. اوران کی بچیوں اور بچوں نے ان کی طویل علالت میں خدمت کی سعادت حاصل کی۔آپ کی تدفین بعد نماز عصر آبائی قبرستان بجرڈیہہ میں عمل میں آئی۔

اللہ تعالی مرحوم کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے، ہم سب کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے، اور ان کی اولاد واحفاد اور تمام پسماندگان خصوصاً ان کے صاحبزادگان عبدالحمید، حاجی محمد الیاس مولانا محمد یونس سلفی، انیس الرحمٰن، شمس الرحمٰن اور حبیب الرحمٰن کو صبر جمیل عطا فرمائے. آمین.

(شریک غم: اصغر علی امام مہدی سلفی، امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند)

جماعتی خبریں

مہسلہ مہاراشٹر کی نامور شخصیت ڈاکٹر عبدالباری خان صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ جوار رحمت میں: یہ خبر نہایت رنج وافسوس کے ساتھ سنی گئی کہ مہسلہ مہاراشٹر کی نامور شخصیت اور مولانا محمد رحمانی صاحب صدر ابوالکلام آزاد اسلامک اویکننگ سنٹر، نئی دہلی کے خسر محترم جناب ڈاکٹر عبد الباری خان صاحب جن کا کورونا سے مورخہ 20/ جولائی 2020 کو انتقال ہوگیا تھا، ان کی موت کے صدمے کی تاب نہ لاکر ان کی اہلیہ محترمہ کا بھی انتقال ہوگیا۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔

ڈاکٹر عبد الباری خان صاحب نہایت خلیق وملنسار اور مہمان نواز تھے۔آپ ماہر طبیب ہونے کے ساتھ ساتھ ایک جید عالم دین بھی تھے۔ اللہ تعالی ان دونوں مرحومین کی مغفرت فرمائے، خدمات کو قبول کرے، جنت الفردوس کا مکین بنائے, پسماندگان ومتعلقین، بیٹے ڈاکٹر نسیم اور شاہد اور بیٹیوں کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔آمین۔(شریک غم ودعا گو: اصغر علی امام مہدی سلفی، امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند)

مکتبہ ترجمان کی تازہ پیشکش

نکاح نامہ رجسٹر

- ☆ کتاب وسنت کی روشنی میں تیار شدہ
- ☆ مارکیٹ میں دستیاب تمام نکاح ناموں سے منفرد۔
- ☆ نکاح سے متعلق بنیادی احکام ومسائل سے آراستہ
- ☆ نہایت دیدہ زیب اور آرٹ پیپر پر طباعت
- ☆ ہر مسجد ومدرسہ کی بڑی ضرورت۔

اوراق:150 قیمت:Rs.200/-Net

اہل حدیث منزل کی تعمیر وتکمیل کے لیے

محترم و غیور ائمہ، خطباء، متولیان مساجد اور ذمہ داران جمعیات سے پُر زور اپیل اور التماس

اہل حدیث منزل میں چوتھی منزل کی چھت کی ڈھلائی کا کام ہوا چاہتا ہے اور دیگر تینوں منزلوں کی صفائی کی تکمیل کے لیے آپ سے گزارش ہے کہ آنے والے جمعہ میں باضابطہ طور پر اپنی مسجدوں میں اس کے تعاون کے لیے پر زور اعلان فرمائیں اور مندرجہ ذیل کھاتے میں رقم ارسال فرما کر جنت میں اعلیٰ مقام بنائیں اور اس صدقہ جاریہ میں شریک ہوں۔

تعاون کے طریقے: (۱) سیمنٹ، سریا، روڑی، بدرپور، ریت (۲) نقد رقم (۳) کاریگروں اور مزدوروں کی اجرت کی ادائیگی (۴) کھڑکی، دروازہ، پینٹ، رنگ وروغن کا سامان یا قیمت مہیا کرا کے تعاون فرمائیں اور مال واولاد اور اعمال صالحہ میں برکت پائیں۔

Markazi Jamiat Ahle Hadees Hind
A/c: 629201058685
ICICI Bank (Chandni Chowk Branch)
RTGS/NEFT IFSC Code-ICIC0006292

ملک کے متعدد مقامات میں سیلاب سے جانی ومالی نقصانات پر اظہار رنج وغم

تعاون کی اپیل

ملک کے متعدد مقامات خصوصا صوبہ مہاراشٹر، مدھیہ پردیش، مغربی بنگال اور بہار وغیرہ کے بعض اضلاع کے اندر غیر معمولی بارش کی وجہ سے سیلاب کی ابتر صورت حال اور اس کے نتیجہ میں ہونے والے بھاری جانی ومالی نقصانات شدید رنج وغم کا باعث ہیں اور اس مصیبت کی گھڑی میں سب ہی سے انسانیت کے ناطے تعاون کی اپیل ہے۔

مصیبت زدہ علاقوں خصوصا مہاراشٹر میں بارش رکنے کا نام نہیں لے رہی ہے اور تباہی بڑھتی ہی جارہی ہے لہٰذا متاثرین صبر وتحمل کا دامن تھامے رہیں اور آپسی بھائی چارہ اور باہمی تعاون کا خاص خیال رکھیں۔ علاوہ ازیں تمام ہمدردان قوم وملت سے بلاتفریق مذہب اپیل کی جاتی ہے کہ وہ مصیبت کی اس گھڑی میں انسانیت کے رشتے کو نبھاتے ہوئے اپنے بھائیوں کی بھرپور امداد کریں۔ اسی طرح صوبائی ومرکزی حکومتوں سے اپیل کی جاتی ہے کہ متاثرین کی راحت رسانی، بازآبادکاری نیز نقصانات کے معاوضہ کے سلسلہ میں مناسب اقدامات کریں، اس میں کسی قسم کی تساہلی نہ برتی جائے اور انتظامیہ کو پوری طرح چوکس کردیا جائے۔

مرکزی جمعیت نے مصیبت کی اس گھڑی میں متاثرین کے لیے دعا اور تمام بھائیوں خصوصا اپنی تمام صوبائی شاخوں کے ذمہ داروں سے ان کی امداد کے لئے اپنے صوبوں سے بھرپور تعاون کی اپیل کی ہے۔ بلاشبہ اتنے بڑے پیمانے پر جان ومال کی تباہی وبربادی، قدرتی نظام کا حصہ ہے اور اس طرح کی آفات ارضی وسماوی، زمین پر بسنے والے ہم انسانوں کے گناہوں کے عام ہوجانے کی وجہ سے بھی آتی ہیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ سنبھلنے کے لئے کبھی کبھی اپنی نشانیاں ظاہر کرتا ہے اور اپنے بعض بندوں کو آزماتا ہے لہٰذا اس سے بندوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے اور صبر واحتساب سے کام لینا چاہئے اور عالمی پیمانے پر جہاں بھی لوگ قسم قسم کی پریشانیوں میں مبتلا اور مصیبت زدہ ہیں سب کے لئے اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا کرنی چاہئے اور تعاون میں جہاں تک ممکن ہو حصہ لینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ متاثرین کی خصوصی مدد فرمائے اور ہم سب کو ہر طرح کی بلاؤں وبیماریوں سے محفوظ رکھے اور خیر کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین

اپیل کنندگان

اصغر علی امام مہدی سلفی، امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

ودیگر ذمہ داران واراکین

چیک /ڈرافٹ ان ناموں سے بنائیں:

Markazi Jamiat Ahle Hadees Hind
A/c: 629201058685
ICICI Bank (Chandni Chowk Branch)
RTGS/NEFT IFSC Code-ICIC0006292

Ahle Hadees Relief Fund
A/c No. 200110100007015
Bombay Mercantile Cooperative Bank LTD
IFSC Code: BMCB0000044
Branch: Darya Ganj, New Delhi